

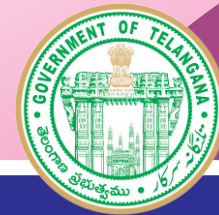
ہم تصانی سرگرمیاں

اقدار کی تعلیم - حیاتی مہارتیں

1 جماعت اول



ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت
ریاست تلنگانہ، حیدرآباد

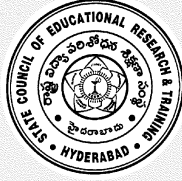
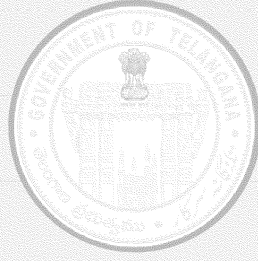


ناشر
حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

اقدار كى تعلیم - حیاتى مهارتیں

جماعت اول

كتابچہ برائے اساتذہ



ریاستى ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت
تلنگانہ اسٹیٹ، حیدرآباد

پیش لفظ

انسان سماجی جانور ہے۔ اپنی بقاء کے لیے ضروری سماج کی تشکیل دیا ہے اس نظام کی دیکھ بھال، میل جول، بقاء اور ترقی کے لیے ضروری فہم اور بھروسہ ضروری ہے۔ اس کے لیے متحدہ جدوجہد اور باہمی تعاون بھی ضروری ہے۔ اس لیے انسانی سماج میں جانے پہچانے اور پسندیدہ اصولوں کی ضرورت ہے۔ جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا برتاؤ کر نہیں سکتے۔ ہر سماج کے اپنے کچھ اخلاقی بنیادی اصول ہوتے ہیں۔ یہ اخلاقی اصول اکثریت کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں۔

ایمانداری کے اصول ہمارے چال وچلن کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اس لیے بچوں کو بھی چاہیے کہ اس پر عمل پیرا ہوں۔ اخلاقی ترقی سے مراد کچھ اصولوں پر عمل پیرا ہوتا ہے یا کسی کے ذریعہ ترتیب دیئے گئے مثالی نمونوں کے مطابق عمل پیرا ہونا ہی نہیں ہے بلکہ اخلاقی ترقی سے مراد ہر موقع پر صحیح وجوہات کی جانکاری حاصل کرنا، مدبرانہ فیصلہ کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل پیرا ہونے کی صلاحیت کے حامل ہونا اخلاقی شعور کے ذریعہ لیے گئے فیصلہ سے ہم میں استقامت، امن و سکون سے رہنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔ یہ کام مجھے زبردستی تفویض کیا گیا ہے۔ ”اس لیے میں اس کو تکمیل کر رہا ہوں“ اس طرح کی منفی سوچ ہمیں نہیں رکھنا چاہیے۔ اس طرح ایک شخص کا خود امن و سکون، سکھ چین، آرام اور استقامت سے رہنا ہی اخلاقی ترقی کا خلاصہ ہے۔ اس کے لیے ضروری مہارتوں کا ہونا ہی زندگی کا ہنر ہے۔ اس میں مسائل کو حل کر لینا، بل جل کر کام انجام دینا، جذبات کا اظہار کرنا، قیادت کرنا، دوسروں سے خوشگوار تعلقات استوار کرنا ضروری ہے۔

یہ ایک اہم رجحان ہے کہ آج معاشرہ میں اخلاقی اقدار بد قسمتی سے زوال پذیر ہے۔ ہمارے اندر موجود مفاد پرستی، لالچ، بے ایمانی، اخلاقی اصولوں کا استحصال خود غرضی، انا پرستی جیسی بری عادتوں کی وجہ سے ہم اپنی زندگی کو پیچیدہ بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے ماحول کو بھی آلودہ کر رہے ہیں۔ اس سے بے چینی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اخلاقی اقدار میں زوال کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہوئے ذہنی تناؤ و تہس نہس ہوتے ہوئے انسانی اخلاق اور انسانی رشتوں کو ہم محسوس کر سکتے ہیں۔ یہ تمام ایک دن یا ایک سال میں رونما نہیں ہوتے ہیں۔ ہماری زندگیوں میں صبر، مساوات، اچھے برے کی تمیز کا فقدان اس کی اصل وجہ ہے۔ اس کی جگہ پر لالچ، چوری جیسی بری عادتیں جنم لے رہی ہیں۔ نتیجتاً سماج میں عدم تحفظ، عدم اعتمادی، چھوٹا خاندان، اقدار کی زوال پذیری، سماج میں بے چینی جیسے امور دیکھے جا رہے ہیں۔

ان کے تدارک کے لیے تعلیم کو ایک آلہ سمجھتے ہوئے اقداری تعلیم، حیاتی مہارتوں کے موضوع کو اسکولی تعلیم میں جماعت اول تا دہم ایک اہم مضمون کے طور پر متعارف کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بچے اسکولس تعلیم کے مکمل کرنے تک استدلالی غور و فکر کے حامل شہری کی طرح نشوونما پانے کے لیے درکار تربیت حاصل کریں گے۔

اعلیٰ اقدار، روئے، جذبہ ایثار، سماج ماحول اور اپنے ساتھیوں کے متعلق مخلصانہ و ہمدردانہ رویہ کا اظہار، ذمہ دار شہری کے طور پر نشوونما کے لیے درکار نصاب (Syllabus) ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت حیدرآباد کی جانب سے تیار کیا گیا ہے۔

بچے آزادی سے گفتگو کرنا، سوالات کرنا، رد عمل ظاہر کرنا، اچھے برے کی تمیز کرنے کے قابل ہوں یہ بات ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 کے ریاستی ویژن میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاست میں جماعت اول تا دہم تک اقداری تعلیم، حیاتیاتی مہارتیں نصاب تدوین کیا گیا۔ پھر جماعت واری تدریسی و اکتسابی کارگزاری کے لیے اساتذہ کے لیے کتابچہ تیار کیا گیا۔ جماعت اول تا دہم تک فروغ دیے جانے والے 18 اہم اقدار کی شناخت کر کے ہر جماعت میں ان کے متعلقہ اسباق سے جوڑ دیا گیا ہے۔ جو

(1) آزادی (2) مطمئن زندگی (3) کردار سازی (4) زندگی کی مہارتیں (5) احساس ذمہ داری (6) بچت (7) صحت کی قدر (8) تہذیب و تمدن سے محبت (9) سائنسی رجحان (10) انصاف (11) امن و چین سے مل جل کر زندگی گزارنا (12) محنت کی قدر (13) خدمت کا جذبہ (14) مساوات، بھائی چارگی، خواتین کے تین عزت (15) قومی جذبات۔ حب الوطنی (16) سیکولرزم۔ مذہبی رواداری (17) جمہوریت میں اقدار سے محبت (18) ایمانداری ان میں سے 12 تعین سطحی اقدار اور فوقانوی سطح کے لیے جملہ 8 اقدار پر متعین ہے۔ ایک ایک قدر، ذیلی قدر کو تعین کرتے ہوئے اسباق تیار کئے گئے ہیں۔

اقدار (اخلاق) تدریس کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس کا حصول عمل کے ذریعہ ممکن ہے۔ لہذا جماعت واری تیار کئے گئے اساتذہ کے کتابچہ میں، مناظر، واقعات، ہر منحصر بحث و مباحثہ، عمل کرنا، رد عمل ظاہر کرنا، جیسے سرگرمیوں سے مربوط ابواب شامل ہیں۔ مباحثہ کے ذریعہ روئے کی تربیت ہونا چاہئے۔ عمل کے ذریعہ برتاؤ میں تبدیلی کی امید کرتے ہوئے اسباق تیار کئے گئے ہیں۔ اس کو رو بہ عمل لانا چاہئے۔ ہماری ذمہ داری ہے اساتذہ کی رہنمائی کے لیے ہدایات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح طلباء کے لیے ہدایات بھی موجود ہیں۔

چاہے کتنا ہے اچھا کتابچہ کیوں نہ ہو وہ معلم کی برابری نہیں کر سکتا۔ معلم خود کو ایک مثالی نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہوئے اقدار کے فروغ کی کوشش کرے۔ نصابی منصوبہ اور جماعت واری منصوبہ کے تحت تیار کئے گئے کتابچہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے درس و تدریس کا کام انجام دیں۔ دستور ہند کے دیباچہ میں بتائے گئے عملی اقدار، روئے، استعداد لانی غور و فکر کے حامل شہری کی طرح فروغ پانے کے لیے ایک معلم کی حیثیت سے ہماری جانب سے پوری پوری کوشش ہونی چاہئے۔ اس کتابچہ میں موجود نکات سے آپ کو کچھ حد تک رہنمائی مل سکتی ہے۔ اسی تک محدود نہ ہوتے ہوئے اس کے علاوہ دوسرا زائد مواد جمع کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اقدار پر مبنی سماج کی تشکیل کے لیے ہماری یہ ادنیٰ کوشش چاہے ذرہ برابر ہی کیوں نہ ہو طلباء کے ذہنوں کو منور کرے گی۔ اس اعتماد کے ساتھ کوشش کریں گے اور کامیابی حاصل کریں گے۔

ڈائریکٹر

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ، حیدرآباد۔

مرتبین

شری سورتا و نائک، کوآرڈینیٹر، ایس سی ای آر ٹی، حیدرآباد	شری متی کے آر ٹی ایل، چیو ترمی، لکچر ایس سی ای آر ٹی، حیدرآباد
شری ٹی وی ایس ریش، کوآرڈینیٹر، ایس سی ای آر ٹی، حیدرآباد	شری متی یو بیگما، تیلگو پنڈت، ایس سی ای آر ٹی، حیدرآباد
شری سری نیواسولار گھورام، معلم، پرائمری اسکول گرندھی سری، ضلع نیلور	شری متی ونکا پوری سورناتنا، مغلہ GHS، پاتا پنٹم، پولادورم، ضلع مغربی گوداوری
شری ایل ایم۔ پراساد، معلم، GHS, CPL، امیر ہیٹ، حیدرآباد	شری متی آگوڈوری سرلماس، مغلہ، GPS، چیرلا پٹی، چنور ضلع
شری ہسیولا پرتاپ، معلم، GPS، گما، چیتتا، عادل آباد	شری متی پی مادھوی، تیلگو پنڈت، بی وی بی اے آر اسکول جوئی ہلس، حیدرآباد
شری ہلکم رام موہن، معلم، GPS، رویندرا پور، مہول، ضلع عادل آباد	شری متی جی برالادیوی، مغلہ، GPS، گڈاپور، محبوب نگر

شری مندی گاما کشورکار، تیلگو پنڈت، GHS، اپانور، ضلع محبوب نگر

معاونین

شری متی ڈاکٹر مادادیوی، لکچر، ایس سی ای آر ٹی، حیدرآباد	شری وی سرتھ بابو، تیلگو پنڈت، سینا پھل منڈی، حیدرآباد
شری ڈاکٹر ڈی نریش بابو، تیلگو پنڈت، GHS، گوساڈو، ضلع کرنول	شری ڈی۔ چنیا، اسکول اسٹنٹ، جگت گیری نگر، رنگاریڈی
شری آر۔ پھل شرما، معلم، ضلع کریم نگر	شری ڈاکٹر جی۔ وشنو پراساد، اسکول اسٹنٹ، ضلع کرشنا
شری کے بشویشور راؤ، معلم ضلع سریکا کلم	شری ڈی۔ چنار او، تیلگو پنڈت، ضلع وینا نگر

شری اے سری نیواس راؤ، اسکول اسٹنٹ، ضلع وینا نگر

ایڈیٹر اینڈ کوآرڈینیٹر

جناب محمد افتخار الدین شاد، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ، حیدرآباد

مشیر

جناب ڈاکٹر این او پیندر ریڈی، پروفیسر و صدر شعبہ نصاب و درسی کتب، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ، حیدرآباد

مشیر اعلیٰ

جناب ایس جگناتھ ریڈی

ڈائریکٹر،

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ، حیدرآباد

جناب جی۔ گوپال ریڈی

سابق ڈائریکٹر،

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ، حیدرآباد

اسمائے مترجمین و مرتبین

جناب محمد نذیر احمد، موظف لکچرر
ایس بی ای آر ٹی، حیدرآباد۔

ڈاکٹر محمد عبدالقادر، اسکول اسٹنٹ،
ضلع پریشد ہائی اسکول، یوتھ، ضلع عادل آباد۔

جناب فضل احمد اشرفی، معلم اردو
گورنمنٹ بوئس ہائی اسکول، کونلہ عالیجاہ، حیدرآباد۔

جناب محمد عبدالرحمن شریف، معلم اردو
گورنمنٹ ہائی اسکول، پولیس لائن ضلع محبوب نگر۔

جناب محمد حمید خان، معلم اردو
جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد۔

جناب خواجہ مخدوم محی الدین، اسکول اسٹنٹ،
ضلع پریشد ہائی اسکول، رامانگم، ضلع کریم نگر۔

جناب انصار اللہ، اسکول اسٹنٹ
گورنمنٹ ہائی اسکول، اسری کالونی، نزل، ضلع عادل آباد۔

جناب محمد ایوب احمد، اسکول اسٹنٹ
ضلع پریشد ہائی اسکول (اردو)، آتما کور، ضلع محبوب نگر۔

جناب ارشد محمد، ایس آر جی۔
ایم پی ای ایس، بیلا گڈہ، ضلع عادل آباد۔

جناب محمد اعجاز الدین، ایس جی ٹی
گورنمنٹ پرائمری اسکول، نیابازار، ضلع گھم۔

جناب محمد عبدالمتین، گزیٹیڈ ہیڈ ماسٹر،
ضلع پریشد چوٹاپلی، ضلع نظام آباد۔

جناب محمد ظہیر الدین، اسکول اسٹنٹ،
ضلع پریشد ہائی اسکول، آرمور، ضلع نظام آباد۔

جناب محمد عبدالمعز، اسکول اسٹنٹ
گورنمنٹ ہائی اسکول، سواران، ضلع کریم نگر۔

جناب محمد الیاس شریف، گزیٹیڈ ہیڈ ماسٹر،
ٹی کوڈور، ضلع ورنگل۔

جناب محمد مظفر اللہ خان، اسکول اسٹنٹ (اردو)
گورنمنٹ ہائی اسکول درگماں گڈہ، ضلع کریم نگر۔

جناب محمد سرور، اسکول اسٹنٹ،
گورنمنٹ ہائی اسکول کرم پورہ، ضلع کریم نگر۔

جناب عطا الرحمن، اسکول اسٹنٹ
ایم پی ایس، جنارم، ضلع عادل آباد۔

جناب خورشید علی ہاشمی، اسکول اسٹنٹ
گورنمنٹ گزیٹیڈ ہائی اسکول نمبر 1، ضلع عادل آباد۔

جناب محمد علیم الدین، اسکول اسٹنٹ
ضلع پریشد ہائی اسکول، چلوور، ضلع رنگاریڈی۔

جناب عبدالرؤف، اسکول اسٹنٹ
ضلع پریشد ہائی اسکول (ذکور) اوکور، ضلع محبوب نگر۔

کمپوزنگ: ٹی محمد مصطفیٰ، حبیب کمپیوٹرز، بھولکپور، مشیر آباد، حیدرآباد۔

اساتذہ کے لیے ہدایتیں

- ”اقدار کی تعلیم- حیاتی مہارتیں“ کتابچے جماعت اول تا دہم ترتیب دی گئی ہیں یہ کتابیں بچوں کو ملحوظ رکھ کر تیار کی گئی ہیں۔ یعنی اساتذہ ان کا استعمال تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے نظم اور بچوں کے خود اکتساب کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
 - ایک تعلیمی سال میں محکمہ تعلیمات کی جانب سے مضمون واری مختص کیے گئے پیریڈ کی تعداد کے مطابق جماعت واری اسباق کو شامل کیا گیا ہے۔
 - جماعت ششم تا جماعت دہم ہفتہ میں 48 پیریڈ ہوتے ہیں۔ ان میں ہر مضمون کے تحت پیریڈ کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔
- | | | | | | |
|-------------|---|---------|-----------------------|---|----------|
| زبان اول | - | 6 پیریڈ | سماجی علم | - | 6 پیریڈ |
| زبان دوم | - | 3 پیریڈ | اقدار کی تعلیم | - | 2 پیریڈ |
| زبان سوم | - | 6 پیریڈ | صحت و جسمانی تعلیم | - | 3 پیریڈ |
| ریاضی | - | 8 پیریڈ | فنون و ثقافتی تعلیم | - | 3 پیریڈ |
| فزیکل سائنس | - | 4 پیریڈ | کام، کمپیوٹر کی تعلیم | - | 3 پیریڈ |
| حیاتیات | - | 4 پیریڈ | جملہ | - | 48 پیریڈ |
- اقدار کی تعلیم حیاتی مہارتوں کے تحت تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے نظام کے لیے تحتانوی سطح پر ہفتہ میں ایک پیریڈ، فوقانوی سطح کے لیے ہفتہ میں دو پیریڈ ہیں اور اسی مناسبت سے اسباق ترتیب دیے گئے ہیں۔
 - تحتانوی سطح پر 12 اہم اقدار کی بنیاد پر 12 اسباق شامل کئے گئے ہیں۔ اسی طرح فوقانوی سطح پر 18 اہم اقدار کی بنیاد پر 18 اسباق شامل کیے گئے ہیں۔
 - ان کے علاوہ اقدار کے فروغ میں معاون نظموں، کہانیوں، گیتوں، نغموں کو زائد طور پر شامل کیا گیا ہے۔ جماعت سے سوم سے ممتاز شخصیتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔
 - ایک سبق میں مضمون کی ترتیب حسب ذیل ہوگی۔
 - ☆ سبق کا نام ☆ اہم قدر ☆ ذیلی قدر ☆ متوقع نتائج/مقاصد ☆ تمہید/مضمون/واقعات/بیانیے ☆ مشقیں-سوچنا-ردعمل ظاہر کرنا: جماعت کا مشغلہ گروہی کام: عمل کرنا- تجربہ بیان کرنا ☆ قول
 - اقدار کی تعلیم اور حیاتی مہارتوں سے تعلق رکھنے والے نکات خاص طور پر مباحثہ کے لیے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہوئے تجربات کے تبادلہ خیال کو اہمیت دی گئی ہے۔ لہذا جہاں تک ہو سکے انہیں لکھانے کی کوشش نہ کی جائے۔
 - سوچنا-ردعمل ظاہر کرنا: کے تحت دیے گئے سوالوں کے ذریعہ کمرہ جماعت میں مباحثہ کا اہتمام کریں۔ مابعد کمرہ جماعت کا مشغلہ- گروہی کام کروائیں اسی طرح عمل کیجیے۔ تجربات بیان کیجیے کے تحت دیے گئے امور پر عمل آوری کرواتے ہوئے بچوں سے ان کے تجربات اور احساسات بیان کروائیں۔
 - دیگر مضامین کی طرح اقدار کی تعلیم-حیاتی مہارتیں کی بھی جانچ کی جائے۔ ان کی جانچ مجموعی جانچ کی طرح کی جائے۔ یعنی ایک تعلیمی سال میں تین مرتبہ جانچ کرنی ہوگی۔ اس کے لیے امتحانات منعقد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بچوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ان کے تجربات، اطلاق، چال چلن، اقدار وغیرہ کی بنیاد پر جانچ کی جائے۔
 - ان کی جانچ 50 نشانات پر مشتمل ہوگی۔ اقدار کی تعلیم-مہارتیں کی بنیاد پر بچوں میں تعلیمی معیار کو فروغ دیں وہ اس طرح ہیں۔

(1) اچھے اور برے کی تمیز کرنا، اچھے کردار کے حامل ہونا (2) دستوری اصولوں پر عمل کرنا (3) شخصی اقدار یعنی قوت برداشت، رحمدلی، یگانگت وغیرہ کے حامل ہونا (4) حیاتی مہارتوں کے حامل ہونا (5) اساتذہ، بزرگوں، سماج اور حکومت کے تئیں مناسب رویہ کے حامل ہونا (6) مذکورہ بالا تعلیمی معیار کا جائزہ متعلقہ اسباق سے لیا جانا ان کے حصول کو مد نظر رکھتے ہوئے اہم اقدار سے متعلق اسباق جماعت واری دئے گئے ہیں۔ ایک استعداد کے لیے 10 نشانات کے حساب سے 50 نشانات کے لیے جانچ منعقد کریں۔

• بچوں کی ترقی کا جائزہ لے کر گریڈنگ درج کریں۔

91%	-	A1
71% - 90%	-	A2
51% - 70%	-	B1
41% - 50%	-	B2
0% - 40%	-	C

• بچوں کی ترقی کی گریڈنگ درج کرتے وقت ان سے متعلق کیفیت بھی درج کریں۔

• تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے اہتمام کا طریقہ۔ تخوانوی سطح

• تمہید سے واقف کروائیں۔

پہلا پیریڈ

• سبق سے متعلق مناظر یا حالات/واقعات/بیانے کسی ایک سے پڑھوائیں یا کہلوائیں۔

• سوچے۔ رد عمل ظاہر کیجیے کے تحت دیے گئے سوالوں کی بنیاد پر کمرہ جماعت میں مباحثہ منعقد کریں۔

• جانے سے متعلق مواد کے بارے میں بچوں کو بتلائیں یا کسی ایک سے پڑھوائیں۔ مباحثہ کے ذریعہ فہم پہنچائیں۔

• کمرہ جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام کے لیے بچوں کو گروہی طور پر تقسیم کریں۔ ہر گروہ کے کام کا مظاہرہ کروائیں۔

• عمل کیجیے۔ تجربات بیان کیجیے سے متعلق امور پر عمل آوری گھر میں کرنے کے لیے کہیں۔

• کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے تحت شامل کی گئیں کہانیوں/نغموں/نظموں/احادیث/ممتاز شخصیتوں کے بارے میں

تیسرا پیریڈ

• بچوں سے کمرہ جماعت میں پڑھوائیں اور مباحثہ کے ذریعہ فہم پہنچائیں۔

• اس کے بعد عمل کیجیے۔ تجربات بیان کیجیے سے متعلق ایک ایک طالب علم سے گفتگو کروائیں۔

• سبق کے آخر میں دیے گئے قول سے واقف کروائیں۔

• اسکولوں میں اقدار کی تعلیم، حیاتی مہارتوں کی کتابیں بچوں کو بھی دی جاسکتی ہیں۔ لائبریری پیریڈ یا ظہرانے کے درمیان بچوں کو

مطالعہ کے لیے یہ کتابیں دی جاسکتی ہیں۔

• اقدار کی تعلیم۔ حیاتی مہارتوں کے تحت دیے گئے مناظر یا حالات، واقعات، اقوال، نظمیں، احادیث، کہانیاں، ممتاز شخصیتوں سے

متعلقہ میڈیا حاصل کر کے بچوں کو واقف کروا سکتے ہیں اور ان کی بنیاد پر مباحثے، گروہی کام، عمل کیجیے۔ تجربات بیان کیجیے وغیرہ کا

اہتمام کیا جاسکتا ہے۔

• اسکول کی لائبریری میں موجود کتابوں، میگزینوں اخباروں وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

• طلباء کے لیے ہدایتیں بھی دی گئیں ہیں۔ ان ہدایتوں کو پہلے پیریڈ میں پڑھ کر سنائیں اور ان کے بارے میں سمجھائیں ان کے مطابق

بچوں کو عمل کرنے والا بنائیں۔

طلباء کے لیے ہدایات

- ☆ پیارے بچو! ”اقداری تعلیم، حیاتی مہارتیں“ نامی یہ کتاب آپ ہی کے لیے مرتب کی گئی ہے۔
- ☆ ان میں موجود اسباق، نظمیں، کہانیاں، اقوال زرین، رہنماؤں سے متعلق آپ کے اساتذہ آپ کو بتلائیں گے یا پھر آپ خود پڑھیں، دوسروں کو بتائیں اور ان سے گفتگو کریں۔
- ☆ ہفتہ میں ایک دن اس کی تدریس کی جائے گی۔
- ☆ معلم کسی ایک عنوان کے پس منظر واقعہ کے عنوان کے مطابق طلباء میں کوئی ایک طالب علم پر ہنسنے کے بعد چند سوالات پوچھے گا، آپ ان سوالات کے جواب سوچ کر دیجئے اور بحث میں حصہ لیجئے۔
- ☆ کمرہ جماعت میں گروہی مشاغل کا انعقاد ہوگا۔ آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشاغل میں حصہ لیجئے۔ اپنے گفتگو کردہ نکات کمرہ جماعت میں بیان کیجئے۔
- ☆ عنوان کے تحت آپ کو کام تفویض کئے جائیں گے، تفویض کردہ کام کیجئے۔
- ☆ اس کے بعد والے پیمپ کو کیا کیا گیا؟ آپ کو کیسا محسوس ہوا؟ اس سے آپ نے کیا سیکھا؟ وغیرہ اور اپنے تجربات بیان کیجئے۔
- ☆ اس کے تحت زیادہ تر نکات انجام دینے اور بیان کرنے کیلئے رکھے گئے۔ ان کو لکھنے کی کوشش نہ کریں۔
- ☆ آپ کو معلوم کردہ مباحث کردہ نکات کی بنیاد پر اخبارات رسالوں کا مطالعہ کیجئے۔ ان کے ذریعہ جمع کردہ عنوانات، خبریں، اقوال زرین وغیرہ کو کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد ان کو دیواری رسالہ پر چسپاں کریں۔
- ☆ ان نکات کی بھی جانچ ہوگی۔ لیکن ان کے امتحان ہوں گے۔ آپ کی ان سرگرمیوں میں شمولیت کیسی ہے؟
- ☆ آپ کا برتاؤ کیسا ہے؟ آپ میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے؟ وغیرہ نکات کا آپ کے اساتذہ جائزہ لے کر نشانات دیں گے۔ اس کی بنیاد پر آپ کو گریڈ تک دی جائے گی۔
- ☆ اس طرح تعلیمی سال میں تین مرتبہ آپ کی جانچ ہوگی اور اندراج ہوگا۔ پہلا مجموعی، دوسرا مجموعی اور تیسرا مجموعی جانچ کے علاوہ آپ کی سرگرمیوں سے متعلق جائزہ لے کر آپ کی ترقی کا اندراج کیا جائے گا۔
- ☆ جماعت دہم کے میمورسٹریٹس میں بھی ان کی تفصیلات درج ہوں گی۔
- ☆ پکوان کتنا بہترین کیوں نہ ہو اس میں اگر ایک چنگی نمک نہ ہو تو ذائقہ حاصل نہ ہوگا۔ اس طرح ہم چاہے کتنی بھی تعلیم حاصل کر لیں، کونسا بھی گریڈ حاصل کر لیں، اگر ہم میں ادب و احترام، قوت برداشت، حیا اور امتیاز نہ ہو تو ہماری قدر نہ ہوگی۔ لہذا اقداری تعلیم، حیاتیاتی تعلیم کے اسباق کے ذریعہ آپ ترقی حاصل کریں۔

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مشق کا نام	سلسلہ نشان
1 - 3	پنجرے میں طوطا	.1
4 - 6	لاٹچ	.2
7 - 9	دوستی	.3
10 - 13	آپس میں بانٹ لیں گے	.4
14 - 17	پن مل گیا	.5
18 - 19	بچت	.6
20 - 22	دانٹوں کی صفائی	.7
23 - 25	لباس	.8
26 - 29	درخت ہمارے دوست	.9
30 - 32	منظم انداز	.10
33 - 35	سب ایک ہیں	.11
36 - 38	زمین والوں پر رحم مہربانی	.12

ضمیمہ

- | | |
|---------|----------------|
| 40 - 41 | 1- حمد |
| 42 - 44 | 2- احادیث |
| 45 - 48 | 3- نظمیں/غزلیں |
| 49 - 65 | 3- کہانیاں |

گفتگو کریں گے

1

II۔ ذیلی قدر

آزادی کے ساتھ اظہار خیال

I۔ اہم قدر

آزادی

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

- ☆ طلبہ کمرہ جماعت میں، مدرسہ میں، مدرسہ کے باہر کے ماحول میں بھیر کسی ڈر، خوف اور جھجک کے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔
- ☆ اپنے مافی الضمیر اور احساسات کا آزادی کے ساتھ اظہار کر سکیں۔

IV۔ تمہید

طلبہ جب آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے تو وہ اپنے احساسات اور مشاہدات کو وضاحت سے بیان کر پائیں گے۔ جن چیزوں کے بارے میں معلومات نہیں رکھتے، سوالات کرتے ہوئے انہیں معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

آزادی کے ساتھ اظہار خیال کے ذریعہ طلبہ میں خود اعتمادی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ مدرسہ میں بالخصوص کمرہ جماعت میں طلبہ کو بلا جھجک بات کرنے کے مواقع و ماحول فراہم کرنا چاہیے۔

۷- موضوع

تنویر جماعت اول کا طالب علم ہے۔ وہ ہر جگہ خوشی سے رہتا ہے۔ ہر ایک سے بلا جھجک بات چیت کرتا ہے۔ گھر کے تمام افراد خاندان سے، گھر کے دیگر بڑے لوگوں سے بے خوف ہو کر گفتگو کرتا ہے۔ سوالات کرتا ہے۔

تنویر کی ماں جب باورچی خانے میں پکوان کر رہی ہوتی ہے تب وہ ماں بھی سے سوالات کرتا ہے۔ اس کی ماں اس کے سوالات کا برا نہیں مانتی۔ اور تنویر کے سوالات کے تشفی بخش جوابات دینے کی کوشش کرتی ہے۔

دادا جان، صبح کے وقت جب اخبار کا مطالعہ کر رہے ہوتے ہیں تب ان سے اخبار میں دی ہوئی خبروں کے بارے میں اور حالات حاضرہ کے بارے میں سوالات کرتا ہے۔

اباجان سے ملاقات کے لیے آئے ہوئے لوگوں کو سلام کرتا ہے۔ نئے پرانے سمجھے بغیر ان سے مخاطب ہوتا ہے۔ انہیں گھر میں بٹھا کر اباجان کو ان کے آنے کی اطلاع دیتا ہے۔

تنویر مدرسہ میں اساتذہ سے بھی مختلف امور پر گفتگو کرتا ہے۔ طرح طرح کے سوالات کرتا ہے۔

۷- (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

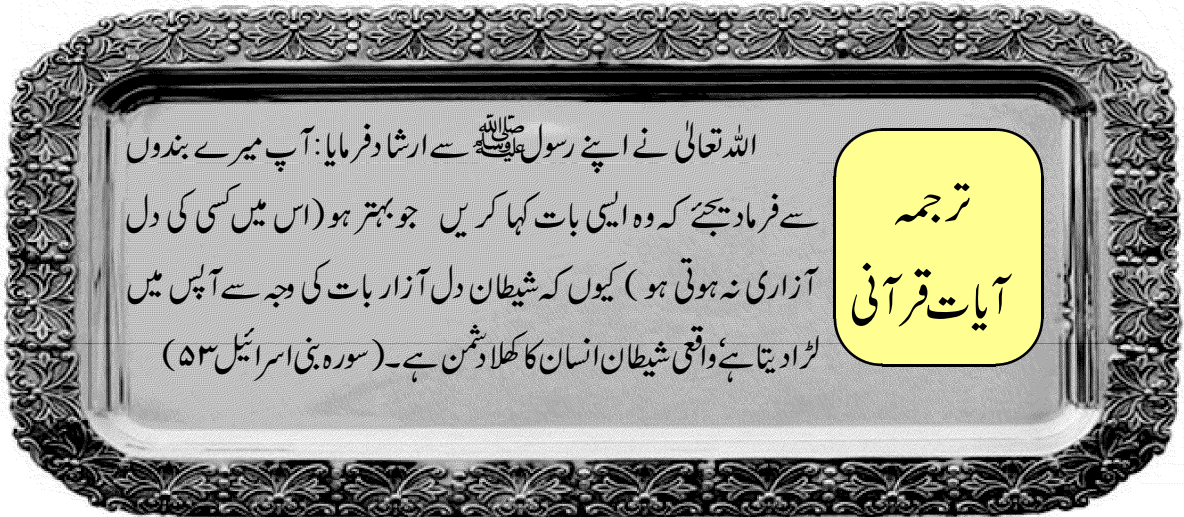
- ☆ آپ بھی تنویر کی طرح کن کن سے سوالات کرتے ہیں؟
- ☆ آپ کن کن امور پر گفتگو کرتے ہیں؟ کیوں؟
- ☆ اس طرح آزادی کے ساتھ بے خوف ہو کر گفتگو کرنے سے آپ کو کونسی معلومات حاصل ہوتی ہیں؟
- ☆ آپ کو جن چیزوں کے بارے میں علم نہیں ہے ان کے بارے میں کمرہ جماعت میں کس سے گفتگو کرتے ہیں؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

- ☆ نیچے دیئے گئے مشاغل میں آپ کیا کر سکتے ہیں ہاتھ اٹھائیے۔
- (1) میں روزانہ کھیلتا ہوں۔
 - (2) میں چھوٹے چھوٹے گیت گا سکتا ہوں، نظمیں پڑھ سکتا ہوں۔
 - (3) میں صرف اپنے والدین ہی سے بلا جھجک گفتگو کر سکتا ہوں۔
 - (4) مجھے جن چیزوں کے بارے میں معلومات نہیں ہے اپنے اساتذہ کے ذریعہ انہی معلوم کر لیتا ہوں

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

- ☆ طلبہ کو ایک کہانی معلوم کر کے آنے کے لئے کہا جائے اور اسے کمرہ جماعت میں بولنے کا موقع دیا جائے۔



کھیلیں گے۔ کودیں گے



II۔ ذیلی قدر

I۔ اہم قدر

کھیل کود میں خوشی محسوس کرنا

خوش رہنا

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

- ☆ طلبہ کھیل کود میں فرحت محسوس کرتے ہوئے خوش رہنے کے قابل بنیں۔
- ☆ جن کاموں میں وہ خوشی محسوس کرتے ہیں اس بیان کر سکیں۔

IV۔ تمہید

بچپن سے لطف اندوز ہونا بچپن کا حق ہے۔ بچپن کا مطلب ہی یہ ہے کہ بچے کھیلیں، کودیں اور اس کے ذریعہ خوشی محسوس کریں۔ آج کے اس مصروف ترین زمانہ میں طلبہ کھیل کود سے دور ہو کر خوشی اور تفریح سے بھی دور ہو رہے ہیں۔ اس سبق کا بنیادی پیغام بھی یہی ہے کہ کھیل کود ہی میں خوشی، مسرت اور فرحت کا سامان ہوتا ہے۔

۷- موضوع

شاہد جماعت اول کا طالب علم ہے۔ مدرسہ سے گھر آنے کے بعد وہ تھوڑی دیر کھیلنا چاہتا ہے۔ اس کے امی سے کھیلنے کے لیے اجازت مانگتا ہے۔ امی شاہد کو ڈانٹی ہے اور یہ کہتی ہے کہ یہ وقت کھیل کود کا نہیں ہے۔ منہ ہاتھ دھو لو، کچھ کھا لو اور پڑھائی کرو۔ صبا جو کہ اس کے پڑوس کے مکان میں رہتی ہے۔ وہ بھی شاہد کے مدرسہ میں ہی پڑھتی ہے۔ مدرسہ سے آ کر منہ ہاتھ دھو لیتی ہے۔ اس کے امی جان کی طرف سے دیئے گئے بسکٹ، کھارا کھا لیتی ہے۔ اس کے امی جان مدرسہ میں کرائے گئے کام اور پڑھائی کے بارے میں پوچھتی ہے۔ صبا اس کا جواب دیتی ہے۔ امی جان سے کہہ کر صبا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیلنے کے لیے چلی جاتی ہے۔

۶- (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

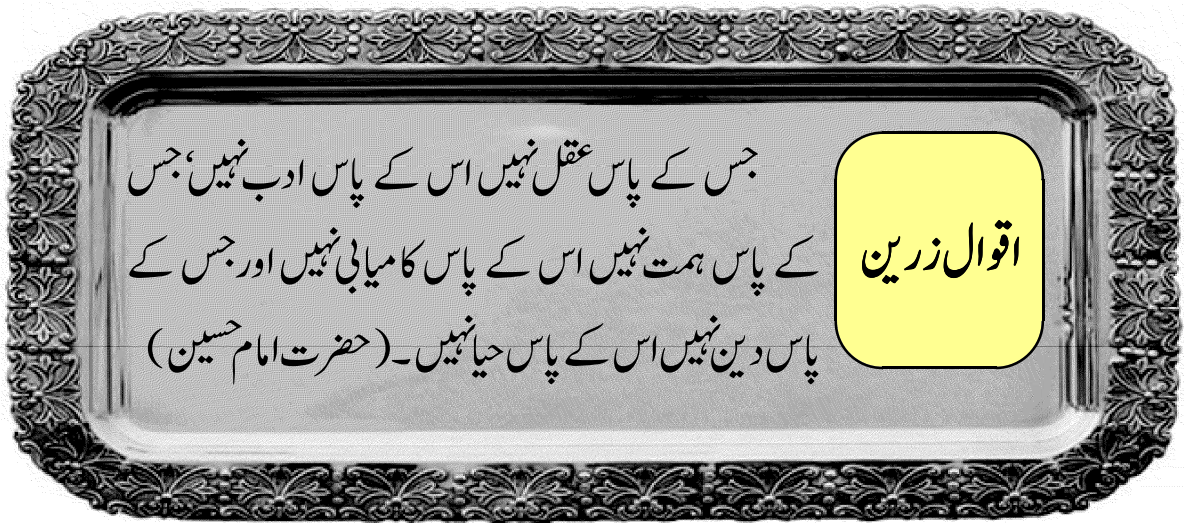
- ☆ شاہد اور صبا دونوں میں کون خوش ہیں؟ کیوں؟
- ☆ کیا آپ کو کھیل پسند ہے؟ کیوں؟
- ☆ آپ مدرسہ سے گھر آنے کے بعد کیا کرتے ہیں؟ کیا یہ کام کرنا آپ کو پسند ہے؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

طلبہ کون کون سے کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہنے کے لیا موقع دیا جائے۔ طلبہ کے کہے گئے جوابات کو تختہ سیاہ پر لکھا جائے۔ کس طرح کے کام کرنے میں طلبہ کی اکثریت خوشی محسوس کرتی ہے اس کی نشاندہی کی جائے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

آپ جن کاموں کے کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں ایک ہفتہ تک انہیں کیجئے۔ اپنے احساسات بیان کیجئے۔



شیر آیا

3

II۔ ذیلی قدر

سچائی کو اختیار کرنا

I۔ اہم قدر

اخلاق کی تربیت

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

- ☆ جھوٹ نہیں بولنا چاہیے جانیں گے۔
- ☆ ہمیشہ جھوٹ بولنے والے اگر کبھی سچ بات بھی کہتے ہیں تو ان کی بات کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

IV۔ تمہید

جو چیز جس طرح ہے اس کو اسی طرح دیکھی ہوئی، سنی ہوئی اور واقع ہوئی چیز کو من و عن اسی طرح بیان کرنا سچائی کہلاتا ہے۔

سچ بولنے والوں کی لوگ ہمیشہ قدر کرتے ہیں انہی پسند کرتے ہیں ان پر بھروسہ اور یقین کرتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹ بولنے والوں کی بات پر نہ ہی لوگ بھروسہ کرتے ہیں اور نہ یقین اور جب یہ لوگ سچ کہتے ہیں تو کیا ہوتا ہے جاننا ہی اس سبق کا مقصد ہے۔

کہانی (شیر آیا)

نادر بھیڑیوں پرانے کے لیے ہر روز جنگل جایا کرتا تھا۔ شام گئے وہ لوٹ آتا۔ لڑکا بڑا سختی تھا مگر اس میں ایک برائی تھی وہ یہ کہ جھوٹ بولنا اور الٹی سیدھی شرارتیں کرنا۔
 گاؤں والے اس کی شرارتوں سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ مگر بیوہ ماں کا اکلوتا بیٹا خیال کر کے محض اس کی سرزنش کر کے چھوڑ دیتے تھے۔ ماں بھی اس بہت سمجھاتی تھی مگر اس پر کسی بات کا اثر زیادہ دیر تک نہ رہتا تھا۔
 پھر گاؤں والوں کی ایک مجبوری اور تھی۔ وہ یہ کہ ان کی بھیڑیوں پرانے لے جاتا تھا۔ اگر وہ سختی کرتے تو وہ ان کی بھیڑیوں لے جانا بند کر دیتا تھا۔ یہ مجبوری بھی ان کو نادر پر زیادہ سختی کرنے سے روک دیتی تھی۔
 ایک دن سب لوگ اپنے کام کاج میں لگن تھے کہ اچانک جنگل کی طرف سے نادر کی چیخیں سنائی دیں۔ وہ چونک پڑے۔ کان لگا کر سنا تو نادر چیخ رہا تھا۔

”شیر آیا، بچاؤ بچاؤ شیر آیا“

لوگوں نے کام کاج چھوڑا ڈنڈے کلہاڑے برچھے جن کسی کے ہاتھ میں آیا لے کر جنگل کی طرف دوڑے۔ چیخوں کی سمت بھاگتے ہوئے جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں نادر موجود تھا تو ٹھنک کر رہ گئے۔
 ”ہا ہا ہا، ہا ہا ہا“ نادر ایک درخت پر چڑھا ہنس رہا تھا۔
 کہاں ہے شیر، کیوں چیخ رہا تھا تو، کہاں گیا شیر؟
 لوگوں کے پوچھنے پر اس نے ہنس کر کہا ”یہ ہے شیر“۔ اس نے اپنی طرف اشارہ کیا۔
 ”اس کا مطلب ہے تو نے پھر شرارت کی، جھوٹ بولا، ہم سب کا وقت ضائع کیا اور اوپر سے دل ہلکا ہوا سوا لگ“۔ ایک آدمی نے غصے سے کہا۔
 نادر طنز سے بولا ”بے وقوفوں کو کیا بے وقوف بنانا بھائی۔ تم میری عادت سے واقف تو ہو ہی پھر کیوں اندھا دھند ادھر بھاگ اٹھے۔“
 لوگ اسے گالیاں دیتے واپس چلے گئے۔ اور وہ درخت پر بیٹھا ہنستا رہا۔
 آٹھ دس روز بعد ایک دن پھر جنگل کی طرف سے نادر کی چیخیں سنائی دیں۔
 ”شیر آیا لوگو شیر آیا“ میں جھوٹ نہیں کہہ رہا ہوں اور نہ ہی شرارت کر رہا ہوں۔ واقعی شیر آیا ہے۔ بچاؤ۔ وہ
 بھیڑیوں ہلاک کر رہے ہے۔ بچاؤ۔ بچاؤ۔
 مگر اس بار کسی نے اس کی سچی بات کا بھی یقین نہیں کیا۔ وہ اپنا اعتبار کھو چکا تھا۔ کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔ شیر اس کی بھیڑیوں شکات کر کے چلتا بنا۔ اور نادر درخت پر بیٹھا چنتا رہا۔
 ”شیر آیا، شیر آیا، بچاؤ بچاؤ“۔

VI - (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

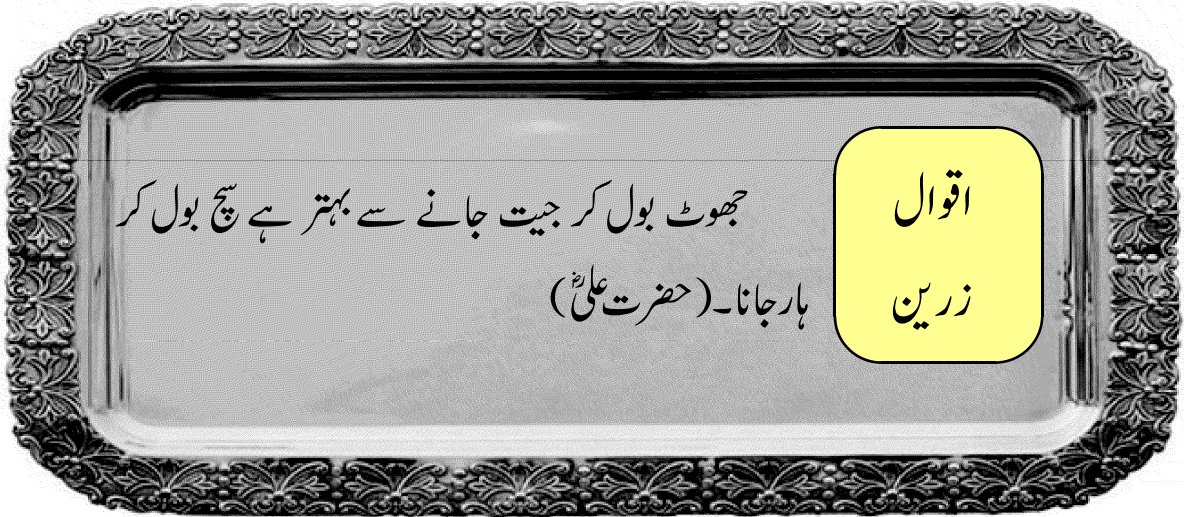
- ☆ پہلی مرتبہ نادر نے کیا کیا؟
- ☆ دوسری مرتبہ نادر کے بلانے پر لوگ کیوں نہیں آئے؟
- ☆ جھوٹ کیوں نہیں بولنا چاہئے؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

طلبہ، کیا آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟ کیا اس طرح بولنا درست ہے؟ (بچوں کو گفتگو کرنے کا موقع دیا جائے)

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

ایک ہفتہ تک آپ جھوٹ بولے بغیر رہ سکتے ہیں یا نہیں، تجربہ کر کے دیکھئے۔ اس دوران آپ کی طرف سے دیکھی ہوئی چیز سنی ہوئی ہر بات کو من و عن اسی طرح بیان کریں (چاہے گھر کے اندر ہو یا گھر کے باہر) ایک ہفتہ کے بعد صرف سچ بولنے سے آپ نے کیا محسوس کیا۔ اپنے تجربات بیان کیجئے۔
(کتنے طلبہ اس مشغلہ کو انجام دیتے ہیں ان کی تعریف کی جانی چاہیے)



مل جل کر رہیں گے



II۔ ذیلی قدر

آپسی اتحاد میں بھلائی کا تصور

I۔ اہم قدر

معاون حیات مہارتیں

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

☆ مل جل کر رہنے کی ضرورت کو محسوس کرنا۔

☆ مل جل کر رہنے کی اہمیت کو سمجھنا۔

IV۔ تمہید

انسان سماج میں زندگی گزارتا ہے۔ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے وہ مختلف لوگوں پر انحصار کرتا ہے۔ مل جل کر رہنے میں کئی فائدے ہوتے ہیں۔ جس کا فہم پہونچانا اس سبق کا بنیادی مقصد ہے۔

۷- موضوع

ایک جنگل میں چار بیل مل جل کر رہا کرتے تھے۔ ایک ساتھ جنگل جاتے، چرتے، اور واپس آتے تھے۔ چاروں بیل صحت مند اور توانا تھے۔ ایک مرتبہ یہ چاروں چر رہے تھے کہ ان پر شیر کی نظر پڑی۔ اس نے سوچا کہ یہ تو میری بہترین غذا ہے اس طرح شیر بیوں پر ٹوٹ پڑا۔ لیکن بیلوں نے ہمت اور حوصلہ کے ساتھ شیر کا مقابلہ کیا۔ چاروں نے شیر پر ایک ساتھ حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ زخمی شیر دم دبا کر بھاگ گیا۔ کچھ عرصہ بعد ان بیلوں میں نا اتفاقی پیدا ہو گئی اور وہ علاحدہ علاحدہ طور پر جنگل میں چرنا شروع کر دیا ایک مرتبہ پھر شیر کی نگاہ ان پر پڑی۔ اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک بیل پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اکیلے رہنے پر الگ الگ ہو کر چرنے پر آئی ہوئی مصیبت کو دیکھ کر بیلوں نے اپنی غلطی پہچان لی۔ ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ اگر ہم مل جل کر رہیں گے تو نہ شیر ہم پر حملہ کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسری مصیبت میں پھنس سکتے ہیں۔

تمام چاروں بیل پھر سے مل جل کر رہنا شروع کر دیا۔ اور شیر ان سے مایوس ہو کر چلا گیا۔

_VI (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

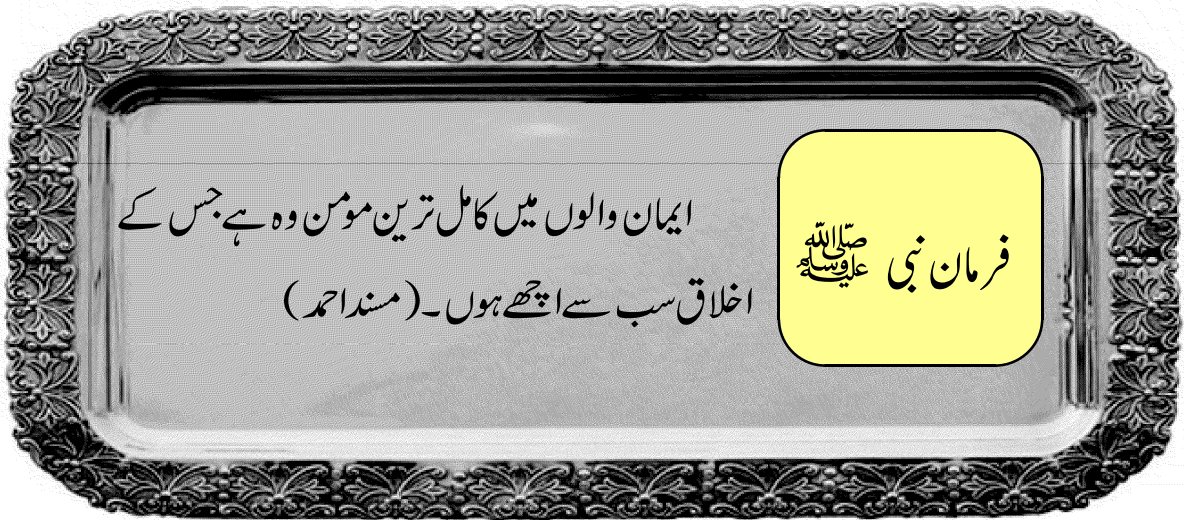
- ☆ اس کہانی میں کون مل جل کر رہتے تھے؟ ان کے اس طرح مل جل کر رہنے سے کیا فائدہ ہوا؟
- ☆ مل جل کر رہنے سے کیا فائدہ ہوا؟
- ☆ مل جل کر کیوں رہنا چاہیے؟
- ☆ کیا آپ آپ کے دوستوں کے ساتھ مل جل کر رہیں ہیں، ایسا کیوں رہنا چاہیے؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

آپ کی جماعت میں کون کون مل جل کر رہتے ہیں ان کے اس طرح مل جل کر رہنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے بیان کیجئے۔ (معلم کو چاہیے کہ وہ طلبہ سے مل جل کر رہنے کے فوائد اور اہمیت کے تعلق سے گفتگو کرے)

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

مل جل کر رہنے سے خوشی ملتی ہے اور اسی میں بھلائی ہے کے متعلق کہانیوں کو معلوم کر کے آنے کے لیے کہا جائے۔ طلبہ کو کہانیاں سنانے کو کہا جائے۔



اپنی مدد آپ کریں

5

II۔ ذیلی قدر

اپنی مدد آپ کرنا

I۔ اہم قدر

ذمہ داری کا احساس

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

- ☆ طلبہ اپنا کام آپ کرنے کی عادت کو اپنائیں گے۔
- ☆ اپنا کام آپ کرنے سے ہونے والے فوائد کے تعلق سے واقفیت حاصل کریں گے۔

IV۔ تمہید

بچے بڑے ہونے کے ساتھ اپنا کام آپ خود کرنا سیکھیں۔ اپنے کاموں کے لیے وہ دوسروں پر منحصر نہ رہیں۔ دوسروں پر انحصار کرنے والے سستی، کاہلی، اور غفلت کا شکار ہوتے ہیں۔ اپنا کام خود کرنے سے اپنی ذات پر بھروسہ اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اس عادت اور قدر کے فروغ کی ذمہ داری والدین، اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔

ذیل کے سوالات کے جوابات دیجیے۔

- ☆ آپ اپنے گھر میں کون کون سے کام کرتے ہیں؟
- ☆ آپ کے ماں باپ کون کون سے کام انجام دیتے ہیں؟
- ☆ آپ کے گھر میں کون زیادہ کام کرتے ہیں؟
- ☆ اپنے کاموں کو آپ خود انجام دیتے ہیں یا اس کے لیے دوسروں پر انحصار کرتے ہیں؟
- ☆ اپنا کام آپ خود کرتے وقت آپ خود کیسا محسوس کرتے ہیں؟

۷- موضوع

اتوار کا دن تھا۔ حامد اپنی ماں کے ساتھ جاوید کے مکان گیا۔ حامد اور اس کی ماں کے جاوید کے مکان پہنچنے پر جاوید اپنے کام میں مصروف تھا۔ جاوید نے اپنی تمام میں کتابیں بیگ میں جمائے۔ پھر بیگ اور دوسری کتابوں کو لے جا کر سلیقہ کے ساتھ طاق میں رکھ دیا۔ آنگن میں دھوپ میں سکھائے گئے کپڑوں کو تار پر سے نکال لایا اور انہی تہہ کر کے کپڑوں کی الماری میں رکھ دیا۔ اس کے بعد جاوید کی ماں نے جاوید کو بلایا اور اس سے دسترخوان بچھا کر ناشتہ نکالنے کے لیے کہا۔ جاوید نے دسترخوان بچھایا، کھانے پینے کی اشیاء لا کر اس پر رکھی۔ حامد اور اس کی ماں کو دسترخوان پر بلایا۔ کھنے سے فارغ ہونے کے بعد برتن، گلاس اور دوسری اشیاء کو لے جا کر واپس ان کی جگہ پر رکھ دیا۔ یہ تمام کام جاوید اپنی خوشی سے کرتا ہے۔

حامد کی ماں نے حامد سے کہا کہ تمہیں بھی جاوید کی طرح اپنے کام آپ کرنے کی عادت ڈال لینی چاہیے۔ اپنے کام آپ کرنے سے نظم و ضبط کے حامل بنتے ہیں۔ اچھے مقام اور مرتبہ کو حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔ ہمارے قومی قائدین جیسے مولانا ابولکلام آزاد، محمد علی جوہر، سر سید احمد خان وغیرہ نظم و ضبط کے پابند تھے۔ اپنے کام آپ کیا کرتے تھے۔ اپنے کاموں کے لیے دوسروں پر انحصار کرنے والے سست روی اور غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ زندگی میں کامیابی حاصل نہیں کر پاتے۔

VI - (i) سوچنا۔ ردعمل ظاہر کرنا۔

- ☆ جاوید نے کون کون سے کام انجام دیئے؟
- ☆ حامد کی ماں نے حامد کو کس بات کی عادت ڈال لینے کو کہا؟
- ☆ آپ اپنے طور پر کن کن کاموں کو انجام دیتے ہیں؟
- ☆ کن کاموں کے لیے آپ دوسروں پر انحصار کرتے ہیں؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

- ذیل میں چند کام دیئے گئے ہیں اگر آپ انہیں کرتے ہیں تو ”ہاں“ اور نہ کرتے ہوں ”نا“ میں جواب دیجئے۔ (ان تمام کاموں میں آپ کون سے کام انجام دیتے ہیں کہیے)
- ☆ اپنی تمام کتابیں بیاگ (بستہ) میں جما کر رکھتا ہوں۔
 - ☆ مدرسہ جانے سے پہلے بیاگ میں تمام کتابیں ہیں یا نہیں اسی طرح کمپاس میں اشیاء جیسے ربڑ، پنسل، پنسل تراش، اسکیل، وغیرہ ہے یا نہیں دیکھ لیتا ہوں۔
 - ☆ مدرسہ جاتے وقت اپنا بیاگ خود اٹھا کر چلتا ہوں۔
 - ☆ کھانا میں خود کھا لیتا ہوں۔ کھانے کے بعد برتن صاف دھو کر رکھتا ہوں۔
 - ☆ کھیل کود کی اشیاء کھلونوں کو کھیلنے وقت نکالتا ہوں، کھیلنے کے بعد حفاظت سے ان کی اپنی جگہ پر رکھ دیتا ہوں۔
 - ☆ گھر میں جو چیز بھی استعمال کرتا ہوں، استعمال کرنے کے بعد ان چیزوں کو واپس ان کی جگہ پر رکھ دیتا ہوں۔
 - ☆ اپنے کپڑے، آپ خود تہہ کر لیتا ہوں۔
 - ☆ گھر کے کاموں میں گھر کے بڑے لوگوں کا ساتھ دیتا ہوں۔
- مندرجہ بالا کام پڑھ کر سنائے جائیں۔ ان میں کون کونسے کام طلبہ بذات خود کر رہے ہیں ان کی نشاندہی کی جائے۔ ان کو سراہا جائے۔ اپنا کام آپ کرنے سے ہونے والے فوائد سمجھائیں جائے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

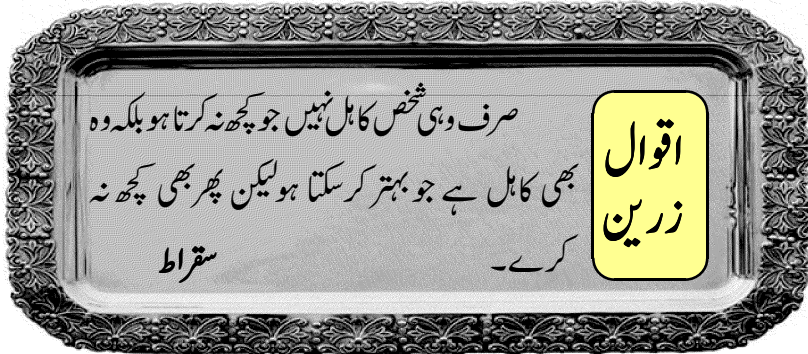
- بچو! آپ تمام جان گئے ہوں گے کہ اپنا کام آپ کرنے سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ آپ اپنے طور پر کن کن کاموں کو انجام دیتے ہیں کمرہ جماعت میں بیان کیجئے۔

Vyavastha patla Abhiruchi

جو چیز ہم استعمال کرتے ہیں ان کو استعمال کرنے کے بعد واپس پھر سے ان کی جگہ پر رکھ دینا ہی Vyavastha patla Abhiruchi کہلاتا ہے۔ یعنی چیزوں کو سلیقہ سے ان کی جگہ پر رکھنا مراد ہے۔ ہمیں اس عادت کو اختیار کرنا چاہیے۔ جن چیزوں کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے حسب ضرورت انہی استعمال کر کے ان چیزوں کو واپس ان کی جگہ پر نہ صرف وہ محفوظ رہتے ہیں بلکہ یہ حسن سلیقہ کا حصہ ہے۔

مثال کے طور پر ہم کتابیں طاق میں رکھتے ہیں۔ ضروری کتابوں کو بیگ میں جما کر رکھ لیتے ہیں۔ مدرسہ سے گھر آنے کے بعد ہوم ورک کرنے کے لیے، لکھنے پڑھنے کے لیے یاد کرنے کے لیے ہم کتابیں نکالتے ہیں۔ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد ان کتابوں کو اسی طرح چھوڑ دیں گے تو کتابوں کے گم ہو جانے کا، کاغذات کے ہوا سے اڑ جانے کا ڈر لگا رہتا ہے۔ گھر میں اگر چھوٹے بچے ہوں تو وہ ان کتابوں یا کاغذات کو پھاڑ بھی سکتے ہیں۔ اس لیے اپنا کام مکمل کرنے کے بعد کتابوں کو اپنے بیگ اور طاق میں جما کر رکھ لینا چاہیے۔ اس سے نہ صرف کتابیں محفوظ رہتی ہیں بلکہ دیکھنے میں بھی خوشنما نظر آتا ہے۔ نہ صرف کتابیں بلکہ دیگر چیزیں جیسے کنگھی، آئینہ، برتن، گلاس، چپل، کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ کو گھریا ہاٹل میں رہتے وقت ان کے مقررہ جگہوں پر رکھنے کی عادت ڈال لینی چاہیے۔ اس عادت کے ذریعہ ہمیں چیزیں کہاں ہو سکتی ہیں ان کا پہلے سے اندازہ ہوتا ہے۔ اگر ان چیزوں کو بے ترتیب طریقہ سے جہاں دل میں آئے وہاں رکھ دیں تو بے ترتیبی اور بد نظمی پیدا ہوگی۔ ہم اپنے کاموں کو صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتے۔ اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ تقاریب یا خاص پروگرامس کے موقع پر نظم و ضبط کی پابندی کرنا منتظمین اور شرکاء کو وقت کی پابندی کرنی چاہیے۔ جوتے اور چپل کو مختص کی گئی جگہ پر چھوڑنا، گاڑیوں کو ٹھرانے کی جگہ پر گاڑیوں کا ٹھرانا، جماعتوں کو دیئے گئے مختص کئے گئے نشست گاہوں کے اعتبار سے بیٹھنا وغیرہ امور کا لحاظ رکھا جانا چاہیے۔

نوٹ: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ سے چند اشیاء منگوا کر ان کو۔۔۔۔۔ سے رکھنے کے لیے کہیں۔ مدرسہ کہ دعائیہ اجتماع میں۔۔۔۔۔ ان کی پابندی کروائی جائے۔ کتابوں کو بیگ میں۔۔۔۔۔ کے ساتھ رکھنا، ان کی حفاظت کرنا، اسی طرح مدرسہ کے کتب خانے میں موجود کتب کے تئیں۔۔۔۔۔ کا عملی مظاہرہ کروایا جائے۔ مدرسہ کے کتب خانے میں موجود کتب کا استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی جانی چاہیے۔



مستقبل کی سوچ

6

II۔ ذیلی قدر

بچت کیوں کرنا چاہئے

I۔ اہم قدر

بچت

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

- ☆ طلبہ بچت کیوں کریں جانیں گے۔
- ☆ طلبہ بچت کرنے کی عادت کو اپنائیں گے۔

IV۔ تمہید

ہمارے پاس موجود پیسے یا استعمال کی دیگر اشیاء جیسے بجلی، غذا، پانی کے بقدر ضرورت استعمال کو بچت کہا جاتا ہے۔

بچت کے کئی فائدے ہوتے ہیں۔ ان فائدوں کو سمجھتے ہوئے بچت کرنے کی عادت ڈال لینی چاہیے۔ بچت کرنے کے قابل بننا چاہیے۔

۷- موضوع

سردی کا موسم آیا تو بیچارہ ٹڈا بہت پریشان ہوا۔ وہ پھدک پھدک کر ادھر ادھر گھومنے لگا۔ وہ شہد کی مکھیوں کے پاس کھانا مانگنے گیا تو انہوں نے بھن بھن کر اسے بھگا دیا۔ چند لکھیاں تو اس کے پیچھے بھاگیں اور ٹڈا بے چارہ بھوک کے مارے ان سے لڑ بھی نہ سکا۔

اس کے بعد ٹڈا ایک ریچھ کے پاس گیا۔ ریچھ ایک اندھیرے غار میں سردی سے سوسو کر رہا تھا۔ اس نے ٹڈے کی بات ہی نہیں سنی اور بس سوسو کرتا رہا۔ ٹڈا وہاں سے بھی مایوس ہو کر لوٹ گیا۔ ٹڈا بہت پریشان تھا۔ اسے یاد آیا کہ چیونٹی کے پاس کھانے کا کافی سامان تھا۔ وہ گرمی کے زمانے سے اپنا سامان جمع کر رہی تھی۔

ٹڈا لوگوں سے چیونٹی کے گھر کا پتہ معلوم کرتا ہوا چیونٹی کے گھر پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ چیونٹی بہت سارا سامان باہر پھیلا رہی تھی جس میں طرح طرح کی دالیں اور اناج ہے۔ ٹڈے نے چیونٹی کو سلام کیا اور کہا۔

”بی چیونٹی! تمہارے پاس بہت ساری خوراک ہے تم مجھے بھی دے دو۔ تمہیں معلوم ہے کہ سردی کی وجہ سے مجھے کہیں بھی کچھ بھی نہیں مل سکتا۔“

چیونٹی نے کہا کہ ”بھائی ٹڈے گرمی کا موسم تھا تب تم کیا کر رہے تھے۔“
 ٹڈے نے کہا کہ ”میں اس زمانے میں بانسری، بجا رہا تھا اور بیٹھے بیٹھے نغمے گارہا تھا۔“
 چیونٹی نے کہا کہ ”گرمی کا موسم تم بانسری بجا رہے تھے اور نغمے گارہا تھے تو اب ناچا کرو شادا سے تمہارا پیٹ بھر جائے۔ سچ ہے برے وقت کے لیے پہلے سے بچت کرنا اور جمع کر کے رکھنا چاہیے۔“

۷- (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

- ☆ اس کہانی کے ذریعہ آپ نے کیا بات سمجھی ہے؟
- ☆ چیونٹی نے بچت کی اس کے ذریعہ اس کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟
- ☆ ہم بھی اگر بچت کریں تو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟
- ☆ بچت نہ کرنے سے ٹڈے کو کیا نقصان ہوا؟
- ☆ بچت نہ کرنے سے ہمیں کیا مشکلات پیش آ سکتی ہیں؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

بجوزیل میں چند کام دیئے گئے ہیں اگر آپ انہیں کرتے ہیں تو ”ہاں“ اور نہ کرتے ہوں ”نا“ میں جواب دیجئے۔ (ان تمام کاموں میں آپ کون سے کام انجام دیتے ہیں کہیے)

نہیں	ہاں	
		1- آپ کے والدین آپ کو جو پیسے دیتے ہیں اس کو حفاظت سے استعمال کرتے ہیں۔
		2- آپ اپنی کتابیں، کاپیاں، پن، پنسل، کو حفاظت سے رکھ لیتے ہیں۔
		3- پانی کو ضائع کرتے ہیں
		4- کھانا بچ جائے تو اسے پھینک دیتے ہیں۔
		5- ضرورت نہ ہو تو تب بھی کتابیں، کاپیاں، پن خرید کر استعمال کر رہے ہیں۔
		6- آپ کے مکان کے کسی کمرے میں گھر کے افراد نہ ہوں تب بھی لائٹ، فیان چلتے رہتے ہیں۔
		7- کیا آپ کے پاس ضرورت سے زائد کپڑے ہیں۔

بچو! آپ تمام جان گئے ہوں مندرجہ بالا جدول کے تحت سوالات

- 1- آپ کن کن چیزوں کو ضائع کر رہے ہیں؟
- 2- کن کن چیزوں میں بچت کر رہے ہیں؟
- 3- بچت کیوں کرنا چاہیے؟ گے کہ اپنا کام آپ کرنے سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ آپ اپنے طور پر کن کن کاموں کو انجام دیتے ہیں کمرہ جماعت میں بیان کیجئے۔

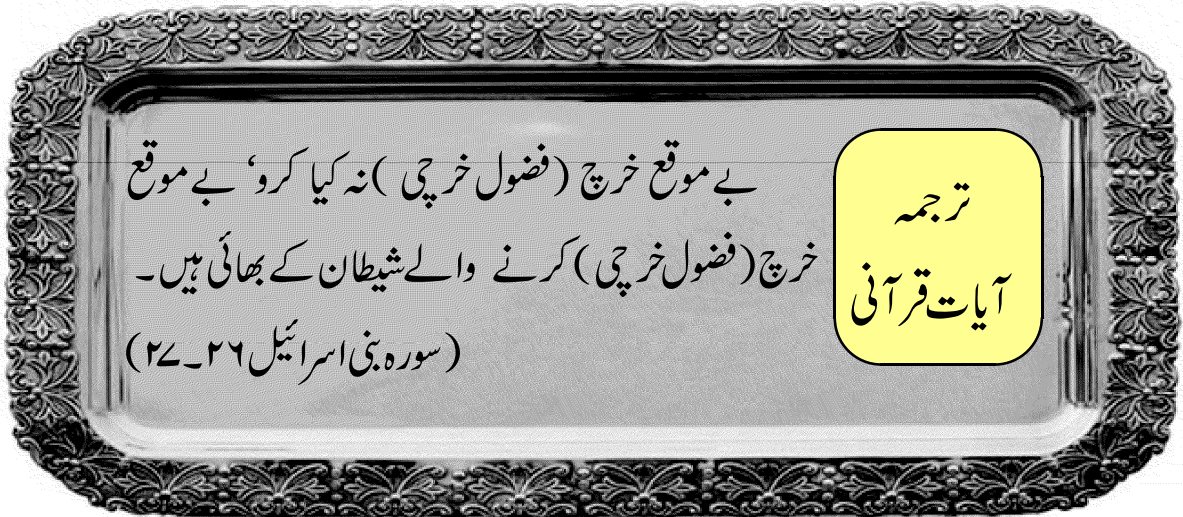
4- بچت نہ کرنے سے استعمال کی چیزیں ضائع کرنے سے بے دریغ استعمال کرنے سے ہونے والا نقصان کیا ہے؟

نوٹ: جدول میں دیئے گئے تمام امور پڑھ کر سنائے جائیں۔ کتنے طلبہ ”ہاں“ میں اور ”نا“ میں جواب دیتے ہیں، تختہ سیاہ پر اس کو لکھا جائے، اس عنوان سے متعلق دیگر اور سوالات کے ذریعہ طلبہ میں بچت کے جذبے اور قدر جو فروغ دیا جائے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

مندرجہ ذیل کا تجربہ کر کے دیکھئے۔ اپنے مشاہدات بیان کیجئے۔

- 1- غذا کا نہ پھینکنا۔
- 2- پانی کا ضائع نہ کرنا۔
- 3- والدین کی جانب سے دیئے گئے پیسوں کو حفاظت سے رکھ لینا۔



تندرستی ہزار نعمت ہے



II۔ ذیلی قدر

بہتر صحت کے لیے اچھی کافرورغ

I۔ اہم قدر

صحت کی حفاظت

III۔ متوق نتائج / مقاصد:

- ☆ طلبہ اچھی صحت سے متعلق عادتوں کے بارے میں جانیں گے۔
- ☆ طلبہ اچھی صحت سے متعلق عادتوں کو پروان چڑھائیں گے۔

IV۔ تمہید

صحت اور تندرستی ایک عظیم دولت اور نعمت ہے۔ ہمیں ہماری زندگی میں پیسوں کی جتنی ضرورت ہے اس سے بھی زیادہ ضرورت صحت اور تندرستی کی ہے۔ اگر ہم دلچسپی کے ساتھ پڑھنا چاہیں، کوئی اور کام کرنا چاہیں، کسی کام میں دوسروں کی مدد کرنا چاہیں، کوئی اور کام کرنا چاہیں، ان سب کے لیے ہماری صحت کا اچھا ہونا ضروری ہے۔ کیوں کہ بیمار آدمی اپنی بیماری، صحت کی خرابی اور کمزوری کی بناء پر ان کاموں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اگر ہم صحت مند رہنا چاہیں تو اس کے لیے شخصی صفائی، متوازن غذا اور ماحول کا صاف ستھرا ہونا ضروری ہے۔ جسمانی ورزش بھی صحت مند رہنے میں مدد کرتی ہے۔

اس سبق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ طلبہ میں اچھی صحت کے لیے صحتمندانہ عادتوں کا فروغ ہے۔

نظم

شخصی صفائی سے متعلق کاموں کے تعلق سے آئیے ایک نظم کے ذریعہ جانیں گے۔

جاگیں گے ،	جاگیں گے	صبح سویرے	جاگیں گے
پانی ہم نہائیں گے	گیلے کپڑے سکھائیں گے	امی ،	ابا ،
اور بڑوں سے	دعائیں لیتے	جاگیں گے	
مدرسہ ہم پھر جائیں گے	علم و ادب کو پائیں گے	خوشی و مسرت سے	جئیں گے
مل جل کر رہیں گے			

-VI (i) سوچنا۔ ردعمل ظاہر کرنا۔

- ☆ اس نظم کے ذریعہ آپ کو کیا معلومات حاصل ہوئیں؟
- ☆ صحت مندانہ عادتوں سے کیا مراد ہے؟
- ☆ غیر صحت مندانہ عادتوں سے کیا مراد ہے؟
- ☆ صحت مندانہ عادتوں کو اپنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

مجوزیل میں چند کام دیئے گئے ہیں اگر آپ انہیں کرتے ہیں تو ”ہاں“ اور نہ کرتے ہوں ”نا“ میں جواب دیجئے۔

- (1) روزانہ اپنے دانتوں کو مانجھتا ہوں۔
- (2) روزانہ غسل کرتا ہوں۔
- (3) صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہوں۔
- (4) ناخن بڑے ہوتے ہی تراشتا ہوں۔
- (5) روزانہ دودھ پیتا ہوں، میوے، انڈے، پتہ والی ترکاریاں کھاتا ہوں۔
- (6) گھر کے اطراف و اکناف کے ماحول کو صاف رکھتا ہوں۔
- (7) کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد دونوں ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھولیتا ہوں۔
- (8) سر کو تیل لگاتا ہوں، کنگھی کرتا ہوں۔
- (9) ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھولیتا ہوں۔
- (10) اپنے کمرہ جماعت کو صاف ستھرا رکھتا ہوں۔
- (11) مدرسہ میں ہونے والی سرگرمیاں جیسے دوڑنا، ورزش کرنا، کھیلنا، نظمیں پڑھنا، گیت گانا، وغیرہ میں حصہ لیتا ہوں۔

مندرجہ بالا جدول کے تحت سوالات

- (1) روزانہ آپ کن کن کاموں کو انجام دے رہے ہیں؟
 - (2) روزانہ آپ کو کسی غذائی اشیاء کھاتے ہیں؟
- نوٹ: جدول میں دیئے گئے امور طلبہ کو پڑھ کر سنائے جائیں۔ ان امور کی پابندی کرنے والے طلبہ کو سراہا جائے۔ مابقی طلبہ کو بھی ان عادتوں کے اپنانے کی ترغیب دی جائے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

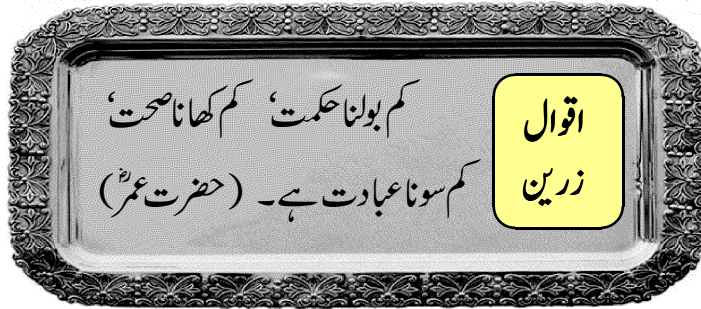
آپ نے جدول میں جن امور کے بارے میں سنا ہے اسے اپنائیے۔ اپنانے کے بعد اپنے احساسات بیان کیجئے۔

حفاظتِ صحت

صحت اور تندرستی ہماری بنیادی ضرورت ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے ایک مشہور کہاوت ہے۔ جسمانی طور پر ہونے والی بیماریوں سے بچنا، ہماری عادتوں پر منحصر ہے۔ ماحول کی صفائی، شخصی جسمانی صفائی کے ذریعہ صحت کو فروغ ملتا ہے۔ جسمانی صحت کے تحفظ کے لیے متعینہ مقدار میں مقوی اور متوازن غذا کا لینا، صبح سویرے اٹھنا، ورزش کرنا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح دوڑ لگانے سے جسم میں موجود فاسد مادے پسینہ کے ذریعہ باہر خارج ہو جاتے ہیں۔ جس سے جسم چست اور متحرک رہتا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت کی روشنی میں بیٹھنا ہمارے جسم کے لئے ”حیاتین ڈ“ کے حصول کا سستا اور آسان ذریعہ ہے۔ ہم مختلف کھیلوں میں بہتر مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں میں چستی اور فٹنس کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام کھلاڑی روزانہ باقاعدگی کے ساتھ ورزش کرتے ہیں۔

جسمانی صحت کی برقراری اور ترقی کا انحصار اچھی غذا پر ہوتا ہے۔ اسکے لیے ضروری ہے کہ ہر موسم میں دستیاب ترکاریاں، پتہ والی ترکاریاں، میوے استعمال کریں۔ بازار میں دستیاب ایسی اشیاء جن کو کھلا رکھ کر فروخت کیا جاتا ہے ان کے خریدنے اور کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیوں کہ ایسی اشیاء کھانے سے صحت خراب ہوتی ہے۔ اسی طرح آئس کریم کا زائد استعمال دانتوں اور مسوڑھوں میں تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

اچھی صحت کے لیے جسم کے لیے درکار مقدار میں پانی کا پینا ضروری ہے۔ بچے روزانہ 2 تا 3 لیٹر اور بڑے افراد 4 تا 5 لیٹر پانی پیئیں۔ پانی غذا کے بہتر طور پر ہضم ہونے کے لیے، خون کی صفائی کے لیے، جسم کی پھرتی کے لیے بھی مدد کرتا ہے۔ کھیل کود بھی صحت کی برقراری کے لیے ایک ضروری عنصر ہے۔ کھیل کھیلنے سے نہ صرف جسمانی ورزش ہوتی ہے بلکہ ساتھیوں کے ساتھ مل کر کھیلنے سے نفسیاتی طور پر خوشی محسوس ہوتی ہے۔ جسمانی اور دماغی صحت کے بہتر ہونے پر ہی ہم تعلیم میدان میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔



ہمارے تہوار

8

II۔ ذیلی قدر

I۔ اہم قدر

مختلف تہذیبوں اور رسم و رواج سے متعلق آگاہی

تہذیب، رسم و رواج کے تئیں جذبہ فخر

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

- ☆ مختلف تہذیبوں اور رسم و رواج سے متعلق آگاہی۔
- ☆ تہواروں کے ناموں سے انہیں منانے کے طریقہ کار سے اسی طرح آپسی اتحاد اور تعاون وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

IV۔ تمہید

ہندوستان مختلف قسم کے تہذیبوں، رسم و رواج کا مرکز رہا ہے۔ تہوار ہماری تہذیب کی عکاسی کرتے ہیں۔ تہواروں کے تعلق سے طلبہ کو آگاہ کروانا ہماری ذمہ داری ہے۔

ہمارے ملک میں مختلف قوموں اور مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے منائے جانے والے تہواروں سے واقف کروانا اس سبق کا بنیادی مقصد ہے۔ ان تہواروں کے ذریعہ ایک دوسرے سے مل جل کر رہنا، آپسی تعاون، بھائی چارگی وغیرہ کا پیغام ملتا ہے۔ اس پیغام کو سمجھنے کی عمل میں لانے کی طلبہ کو ترغیب دیں۔

ذیل کے سوالات کے ذریعہ طلبہ کو عنوان سبق کی طرف راغب کریں۔

☆ تہوار کسے کہتے ہیں؟ اس دن گھر میں کیسا ماحول ہوتا ہے؟

☆ آپ کو کونسا تہوار پسند ہے؟ اس دن آپ کیا کرتے ہیں؟

آئیے ایک نظم کے ذریعہ مختلف تہواروں کے تعلق سے جانیں گے۔

v- نظم:

1. چھوٹے نالے کیا کہتے ہیں؟
پگڈنڈی پر چلنا ہے
فصلیں اگانا ہے
2. ونا یک چوٹی کیا کہتی ہے؟
تخلیق انسان دیکھی ہے
مٹی کی اہمیت بتاتی ہے
3. دسرہ کیا کہتا ہے؟
سب ایک ہیں کہتا ہے
گلے ملنا، کہتا ہے
4. دیوالی کیا کہتی ہے؟
علم کے دیے جلاتی ہے
جہالت کو ہٹاتی ہے
5. عید الفطر کیا کہتی ہے؟
سب ایک ہیں کہتی ہے
ہمدردی سکھاتی ہے
6. سکرانٹی کیا کہتی ہے؟
رنگوں کو بچھاتی ہے
سجے نیل بلاتی ہے
7. کرسمس کیا کہتی ہے؟
محبت کو بڑھاتی ہے؟
تحفہء خلوص دیتی ہے
8. مہاشیورا تری کیا کہتی ہے؟
نیت میں صفائی کہتی ہے
روزہ رہنا سکھاتی ہے
9. ہولی کیا کہتی ہے؟
زندگی رنگین ہے کہتی ہے
خوشی سے جینا کہتی ہے
10. اگادی کیا کہتی ہے؟
چھمزے چکھاتی ہے
تقویم کو بتاتی ہے

VI - (i) سوچنا۔ ردعمل ظاہر کرنا۔

- ☆ اس نظم کے ذریعہ آپ کو کیا معلومات حاصل ہوئیں؟
- ☆ اس نظم میں ذکر کئے گئے تہوار میں آپ کون کون سے تہوار مناتے ہیں؟
- ☆ تہوار کے دن آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟
- ☆ تہوار منانے سے آپ کو کیا حالات معلوم ہوتے ہیں؟
- ☆ تہوار کس طرح منائے جانے چاہیے؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

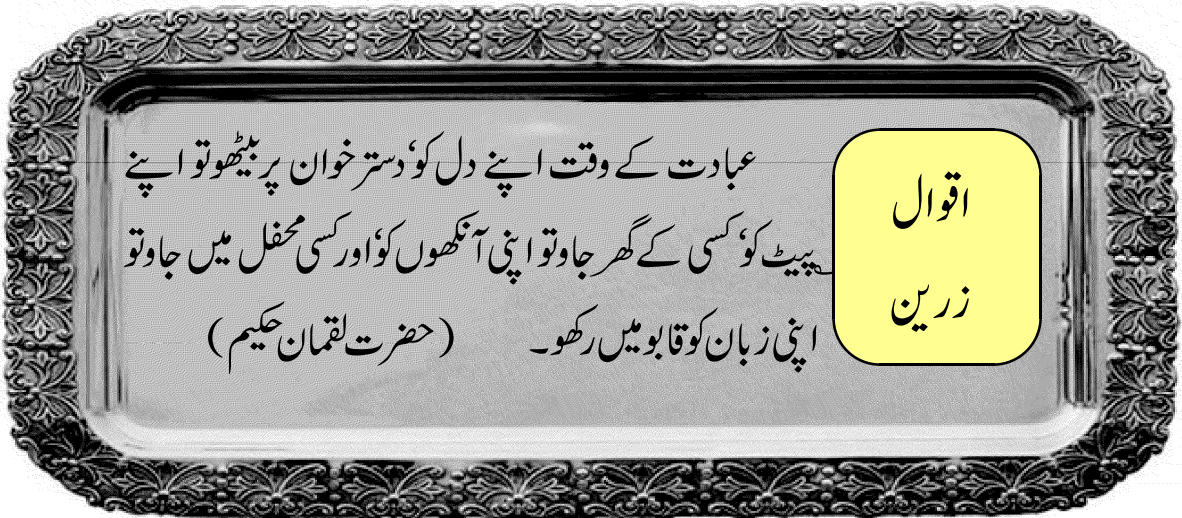
ذیل کے تہواروں کے تعلق سے طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے۔

(1) دسہرہ۔ دیوالی (2) کرسمس (3) عید الفطر

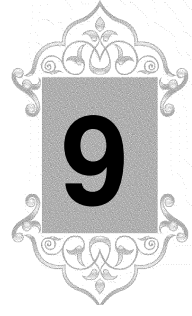
نوٹ: مختلف مذاہب کے ماننے والے جب تہوار مناتے ہیں تو وہ مل جل کر رہتے ہیں ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، مختلف کاموں میں ایک دوسرے کے مدد کرتے ہیں، غریبوں اور مسکینوں کا خیال کرتے ہیں۔ ان باتوں سے طلبہ کو واقف کروایا جائے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

آپ کو کونسا تہوار پسند ہے؟ اس دن آپ کے گھر میں کیا کرتے ہیں؟ تہوار کے دن آپ کے گھر میں کئے جانے والے کاموں میں آپ اپنے گھر والوں کی کس طرح مدد کرو گے۔
آپ کے دوستوں سے، مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے منائے جانے والے تہواروں کے تعلق سے گفتگو کیجئے۔ تہوار کے دن وہ لوگ کیا کرتے ہیں معلومات حاصل کیجئے۔



آو درخت اگانئں



II - ذیلی قدر

پودے لگانے کی ضرورت کو
سمجھنا

I - اہم قدر

ماحول کا تحفظ

III - متوقع نتائج / مقاصد:

- ☆ پودے اگانے کی ضرورت کو سمجھنا۔
- ☆ پودوں سے ہونے والے فوائد جانیں گے۔

IV . تمہید

پودوں کو لگانا ان کی حفاظت کرنا ہمیں ایک کئی فائدے دیتا ہے۔ پودے اگانا چاہیے۔ ان کی دیکھ بھال کرنی چاہیے۔ اس کام میں ہر ایک کو شریک ہونا چاہیے۔

۷۔ موضوع

مدسہ میں یوم آزادی تقاریب کے موقع پر پھولوں کے ہار کی تیاری کے لیے استاد نے تمام طلبہ سے مختلف اقسام کے پھول لانے کو کہا۔ تمام طلبہ پھول لانے کے لیے اپنے اپنے گھر گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہر طالب علم الگ الگ پھول لے کر حاضر ہوئے۔ کوئی گلاب تو کوئی موگرا، کوئی چنبیلی تو کوئی جوہی لے کر آئے۔ لیکن سعید کوئی بھی پھول لے کر نہ آیا۔

استاد کے پوچھنے پر سعید نے کہا کہ ہمارے مکان میں پھولوں کے پودے نہیں ہے۔ ہمارے مکان میں پھولوں کے پودے تھے لیکن وہ تمام مرجھا گئے، یہ کہہ کر سعید نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔ استاد نے طلبہ کو سمجھایا کہ تمام طلبہ کے مکانات میں پھولوں کے پودے موجود رہنے کی وجہ سے ہر کوئی، کوئی نہ

کوئی پھول لے کر آسکے۔ لیکن سعید اور سعید پھول لے کر نہ آسکے کیوں کہ ان کے مکان میں کوئی پھول کا پودا نہیں تھے۔ اسی طرح سعید کے مکان میں پھول کے جو پودے تھے وہ مرجھا گئے۔ ہمیں اپنے مکان میں نہ صرف پھولوں کے پودے لگانے چاہیے بلکہ ترکاریوں کو بھی اگانا چاہیے۔ ترکاریوں کے گھر میں ہی اگانے سے حسب ضرورت انہی استعمال کر سکتے ہیں۔

اکرم نے کہا جی ہاں سر! ہم ہمارے گھر میں ٹماٹر، بیگن، اور بھینڈی کے پودے ہیں۔ یہ ترکاری ہم حسب ضرورت استعمال کرتے ہیں، زائد ترکاری کو فروخت کر دیتے ہیں۔

استاد نے اکرم سے پوچھا کہ تمہارے مکان میں موجود یہ ترکاری کون اگاتے ہیں؟
اکرم نے جواب دیا کہ گھر کے تمام افراد اس کام میں حصہ لیتے ہیں۔ میں روزانہ پودوں کو پانی دیتا ہوں۔ میرے والد صاحب بیکار گھاس پوس اور جنگلی پودوں کو نکال پھینکتے ہیں۔ جبکہ میری والدہ ترکاریوں کے چھلکے، گوبر وغیرہ کو ان پودوں کے جڑ میں ڈالتی ہیں۔ اسی طرح دادا جان پودوں کے اطراف باڑباندھتے ہیں۔ اسی طرح گھر کے تمام افراد پودوں کو اگانے اور ان کی نگہداشت کے لئے کچھ نے کچھ کام کرتے ہیں۔

VI - (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

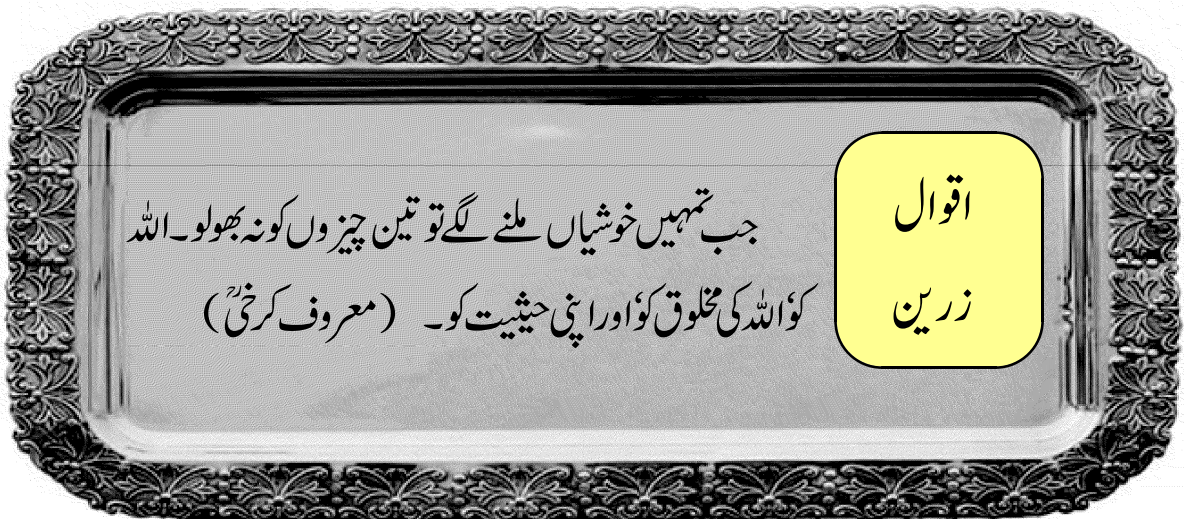
- طلبہ سے حسب ذیل سوالات کئے جائیں اور تمام طلبہ کو آزادی کے ساتھ اظہار خیال کا موقع دیا جائے۔
- ☆ پودوں کو کیوں اگانا چاہیے؟ اگر آپ کو پودے اگانے کو کہا جائے تو آپ کونسے پودے اگائیں گے؟
 - ☆ لگائے ہوئے پودوں کی حفاظت کے لیے آپ کیا کرو گے؟
 - ☆ پھلوں یا پھولوں سے لدے ہوئے درخت کو دیکھنے پر آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

آپ کو جو پھل یا پھول پسند ہے اس کی شکل اتاریے رنگ بھریے۔ اس کے بارے میں گفتگو کیجئے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

- ایک پودا لگائیے۔ اس کی دیکھ بھال کیجئے۔ ایک ہفتہ کے بعد آپ کی طرف سے لگائے ہوئے پودے کی کیا حالت ہے بیان کیجئے۔
- پودے کی بڑھوتری کے لیے آپ نے کیا تدابیر اختیار کئے؟ اپنے تجربات اور احساسات بیان کیجئے۔



کوے کا گھونسلہ

10

II - ذیلی قدر

بار بار کوشش کے ذریعہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں

I - اہم قدر

سائنسی نقطہ نظر

III - متوقع نتائج / مقاصد:

☆ ہم اگر کوئی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بار بار کوشش کرنی چاہیے۔

IV . تمہید

بچے سائیکل چلانا پسند کرتے ہیں۔ کسی بھی طریقہ سے اسے سیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے بار بار کوشش کرتے ہوئے، گر کر اٹھتے ہوئے اس میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔

۷- موضوع

مجاہد اپنے گھر کے آنگن میں بیٹھا اپنے دادا سے کہانی سن رہا ہے۔ کہانی سننے کے دوران اس کی نظر سامنے کے ایک درخت پر پڑی جس پر ایک کوّا تنکوں کی مدد سے گھونسلا بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کوّا کی اس کوشش کے دوران تنکے کبھی پھسل جاتے تو کبھی نیچے گر جاتے۔ بڑی کوشش کے بعد کوّا نے تنکے جمع کئے ہی تھے کہ زور سے ہوا چلی جس کے اثر سے تمام تنکے بکھر گئے۔ اس منظر کو دیکھ کر مجاہد کو بہت افسوس ہوا، کوّا کی محنت کے ضائع ہونے سے اس کو بہت تکلیف ہوئی۔ کیا کوّا پھر سے گھونسلا بنانے کی کوشش کرے گا۔ مجاہد اسی سوچ میں تھا کہ کوّا امنہ میں تنکا لیے پھر سے درخت پر نمودار ہوا۔

پہلی مرتبہ کی طرح کوشش کر کے تنکے جمع کر کے بالآخر کوّا نے اپنا گھونسلا بنا ہی لیا۔ چند دن کے بعد کوّا نے اس میں انڈے دیئے۔ ان انڈوں میں سے بچے نکل آئے۔ مجاہدان بچوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

-VI (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

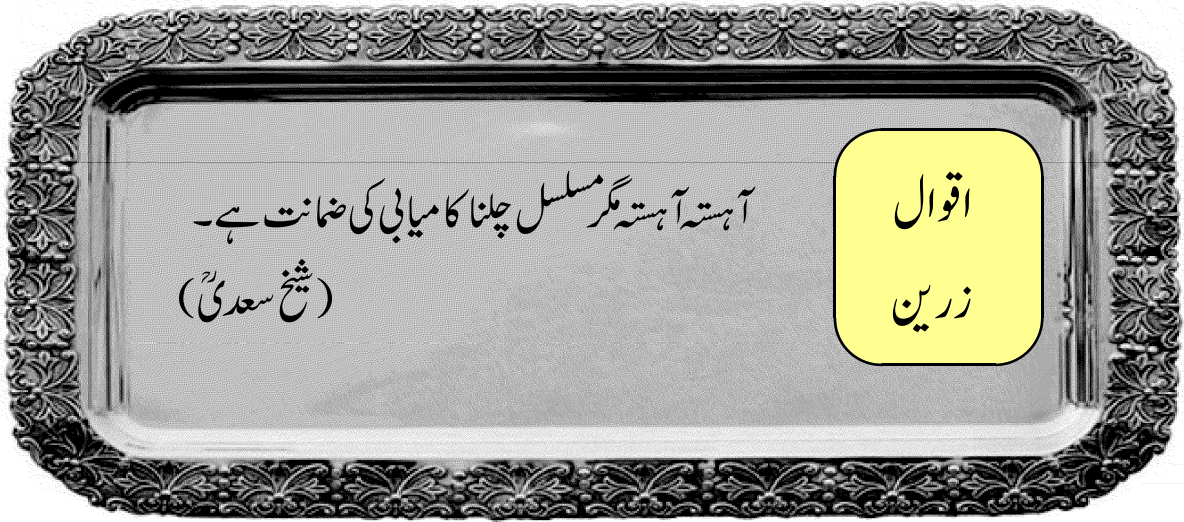
- ☆ کوّا نے اپنا گھونسلا بنانے کے لئے کس طرح کوشش کی؟ کیا کوّا نے پہلی مرتبہ کی کوشش میں ہی اپنا گھونسلا بنا لیا؟
- ☆ اس کہانی کے ذریعہ ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
- ☆ کوئی کام اگر ہم پہلی مرتبہ کی کوشش میں صحیح نہ کر سکیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

ایسے کاموں کی فہرست بنائیے جن کو آپ بار بار کوشش کے ذریعہ سیکھتے ہیں۔
نوٹ: متعدد بار کوشش کے ذریعہ سیکھے جانے والے کاموں کی مزید مثالیں بیان کی جائیں۔ طلبہ کو اپنے تجربات بیان کرنے کو کہا جائے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

مٹی سے کھلونے، گاڑیاں یا مختلف اشیاء بنائیے۔ آپ نے کس طرح کوشش کی بیان کیجئے۔



مل کر کھیلیں گے

11

II۔ ذیلی قدر

مساوات کا تصور

I۔ اہم قدر

انصاف

III۔ متوقع نتائج / مقاصد:

ہمارے ساتھ رہنے والوں کے ساتھ ان کے مقام اور مرتبہ لحاظ رکھتے ہوئے ان سے بہتر سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے۔

IV۔ تمہید

تمام بچے ایک جیسے ہیں۔ کوئی اہتر کوئی کمتر نہیں۔ ہر ایک کو یکساں مواقع فراہم کئے جائیں تو ہر کوئی تعلیم اور ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ سب ایک ہیں، مساوی ہیں، یہ تصور زندگی کے ہر شعبہ میں ہونا چاہیے۔

۷- موضوع

رنگا پورم گاؤں کے رہنے والے چند بچے اپنے ہی گاؤں کے سرکاری مدرسہ کے میدان میں کھیل رہے تھے۔ ان کے ساتھ کھیلنے کے لیے دوسرے بچے بھی آئے یہ بچے اور ان کے والدین دراصل روزگار کی تلاش میں یہاں آئے ہوئے تھے۔

رنگا پورم کے بچوں نے ان سے کہا کہ تم لوگ روزگار کے سلسلہ میں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو پھرتے رہتے ہو چونکہ تم لوگ ہمارے گاؤں کے نہیں ہو اسی لیے تم ہمارے ساتھ نہیں کھیل سکتے۔ اس سارے کا منظر کا دور سے مشاہدہ کرنے والے اسی مدرسہ کے استاد ان بچوں کے قریب آئے۔ اور انہیں اپنے پاس بلا کر سمجھایا کہ تمام بچے مساوی ہیں۔ برابر ہیں۔ چاہے ان کا تعلق کسی بھی گاؤں سے کیوں نہ ہو۔ کسی کے ساتھ بھی امتیاز نہیں برتنا چاہیے۔ امیر اور غریب کہہ کر تفریق نہیں کرنی چاہیے۔ ہر ایک کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے۔ سب کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے۔ مل کر کھیلنا چاہیے۔

استاد کی اس نصیحت کے بعد رنگا پورم کے بچوں نے ان دوسرے گاؤں کے بچوں کو بھی اپنے ساتھ کھیلنے کا موقع دیا۔ کھیل کھیلتے ہوئے ہر ایک نے خوشی محسوس کی۔

VI - (i) سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

☆ روزگار یا کام کی تلاش میں آ کر خیموں میں رہنے والے لوگوں کے بچوں کو اپنے ساتھ کھیلنے کا موقع دیا جانا چاہیے یا نہیں؟

☆ کیا آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں؟ مل جل کر کھیلتے ہیں؟

☆ تمام بچے مساوی ہیں، اس جملہ سے آپ نے کیا مطلب اخذ کیا بتائیے۔

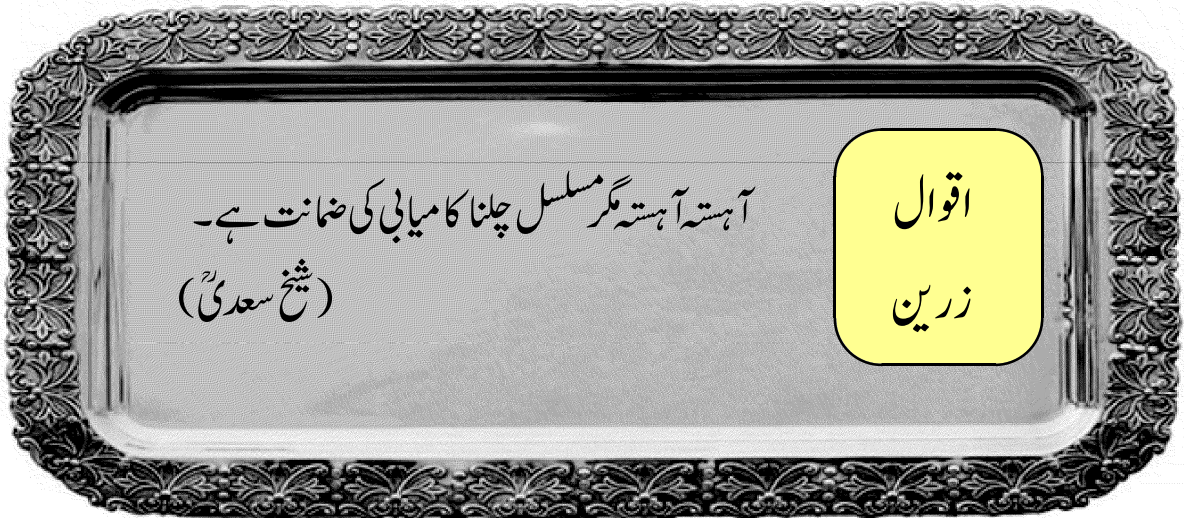
(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

ذیل کے کاموں میں جو آپ کو درست لگے اس کا جواب ”ہاں“ میں اور جو درست نہ لگے اس کا ”نا“ میں جواب دیجئے۔

- ☆ لڑکے اور لڑکیاں برابر ہیں۔
 - ☆ آپ کسی کے ساتھ بھی کھیلنا پسند کرتے ہیں۔
 - ☆ مدرسہ میں دوپہر کا کھانا سب کے ساتھ کھاتے ہیں۔
 - ☆ کھیل سب مل کر کھیلنا چاہیے۔
 - ☆ گھر میں ہر ایک کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا چاہیے۔
 - ☆ آپ کو کوئی چیز دی جائے تو سب میں برابر تقسیم کرتے ہیں۔
- نوٹ: مندرجہ بالا سوالات کے جوابات کتنے طلبہ ”ہاں“ میں اور کتنے ”نا“ میں دیتے ہیں تختہ سیاہ پر لکھا جائے۔ مزید سوالات کے ذریعہ سب ایک ہیں مساوی ہیں کا تصور واضح اور قوی کیا جائے۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

- ☆ آپ کے مکان میں آپ کو کون کونسی چیز برابر برابر دیتے ہیں؟
- ☆ ساتھیوں کے ساتھ کھیلتے وقت کیا آپ کو بھی برابر کا موقع دیا جاتا ہے؟ اگر نہیں دیا جائے تو آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟



بدلا ہوا حمید

12

II - ذیلی قدر

دوسروں کو تکلیف نہ دینا

I - اہم قدر

امن / مل جل کر رہنا

III - متوقع نتائج / مقاصد:

اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیار، محبت، ہمدردی کے ساتھ کس طرح رہیں جانیں گے۔
دوسروں کو تکلیف پہنچانے، نقصان پہنچانے کو بری عادت سمجھنا۔

IV . تمہید

چھوٹے بچے ہوں کہ بڑے لوگ سب کو چاہیے کہ وہ مل جل کر رہیں۔ خوش رہیں۔ آپس میں لڑنا، ایک دوسرے کو مارنا، گالیاں دینا، برے القاب سے کسی کو پکارنا، غصہ ہونا، بری عادتوں میں شامل ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے ساتھیوں سے اچھا برتاؤ کریں۔ بلاوجہ جانوروں کو بھی نہ ماریں۔
دوسروں کو تکلیف پہنچانے والا حمید کس طرح بدلا، اس سبق کے ذریعہ جانیں گے۔

۷- موضوع

حمید جو کہ جماعت اول کا طالب علم ہے بہت شریلڑکا ہے۔ اپنے مکان سے مدرسہ آتے وقت وہ راستہ میں شرارت کرتے ہوئے جانوروں کو پتھر مارتے ہوئے آتا ہے۔ مدرسہ میں ہم جماعت ساتھیوں کو ستانا، ان کی کتابوں کو پھاڑنا، ان کے سامان جیسے ربر، پنسل، وغیرہ چوری کر لینا اس کا مشغلہ بن گیا تھا۔ اپنی چیزوں کے گم ہونے پر اس کے ساتھی رویا کرتے تو حمید ان کو دیکھ کر ہنسا کرتا۔ حمید کی ان عادتوں سے اس کے ساتھی تنگ آ گئے تھے۔

حمید کے ساتھیوں نے اپنے استاد سے حمید کی شکایت کی۔ استاد نے حمید کو بلایا اور سمجھایا کہ ان بری عادتوں کی وجہ سے سب تم سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ ناپسند کرنے لگے ہیں۔ استاد نے حمید کو مزید یہ بھی سمجھایا کہ اس طرح دوسروں کو تکلیف پہنچانا، دوسروں کے سامان چوری کر لینا غلط اور بری بات ہے۔ اگر تم جانوروں کو مارتے ہیں تو ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن وہ بے زبان ہونے کی وجہ سے اپنی تکلیف بیان نہیں کر سکتے۔ استاد نے حمید کو ان عادتوں سے باز آنے کی ہدایت کی۔ حمید کے ساتھیوں نے حمید کے ساتھ رہنا، اٹھنا بیٹھنا، بات کرنا اسی طرح حمید کے ساتھ کھیلنا چھوڑ دیا۔ ساتھیوں کا اس طرح کا برتاؤ اور استاد کی ہدایت نے کام کیا۔ حمید کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس نے دوسروں کو تکلیف دینا، ستانا، سامان چوری کر لینا، جانوروں کو ستانا، جیسے کام چھوڑ دیے۔

حمید اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر رہنا شروع کر دیا۔ وہ اپنی بری عادتوں سے باز آیا۔ اور سمجھ گیا کہ ہر ایک کے ساتھ بہتر سلوک اور اچھے برتاؤ میں ہی زندگی کی حقیقی خوشی مضمر ہے۔

اگر ہم لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کریں گے تو ہماری بھی عزت افزائی ہوگی۔ ہم دوسروں کو تکلیف دیں گے تو ہمیں بھی تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۷-۱ سوچنا۔ رد عمل ظاہر کرنا۔

- ☆ جو کام حمید کرتا تھا کیا وہ صحیح تھے یا غلط؟ کیوں؟
- ☆ اگر کوئی آپ سے دوستی توڑ کر آپ کو رلائے تو کیسا محسوس کریں گے؟
- ☆ اگر کوئی تکلیف یا پریشانی میں ہو تو، آپ کو کیسا لگتا ہے؟
- ☆ آپ نے کب تکلف یا غم محسوس کیا؟ کیوں؟
- ☆ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچانا ہو تو ہمارا برتاؤ کس طرح ہونا چاہئے؟

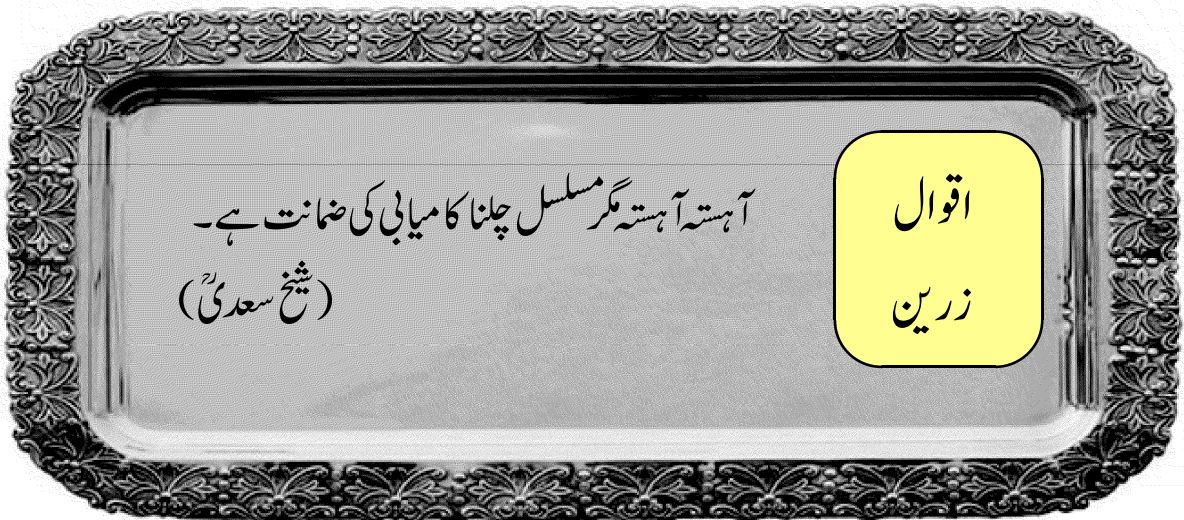
(ب) جماعت کا مشغلہ۔ گروہی کام

ذیل کے کاموں میں جو آپ کو درست لگے اس کا جواب ”ہاں“ میں اور جو درست نہ لگے اس کا ”نا“ میں جواب دیجیے۔

- ☆ دوسروں کو رلانا۔
- ☆ دوسروں پر غصہ ہونا مارنا۔
- ☆ ہر ایک کے ساتھ مل جل کر رہنا۔
- ☆ سب مل کر کھیلنا۔
- ☆ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہوئے بات کرنا۔
- ☆ دوسروں کا سامان چرانا۔
- ☆ جانوروں کو مارنا۔
- ☆ پالتو جانوروں کی غذا کا خیال رکھنا۔
- ☆ کسی کی گم شدہ چیز مل جائے تو اس کو واپس کر دینا۔
- ☆ اچھی طریقہ سے بات کرنا۔

(ج) عمل کرنا۔ تجربات بیان کرنا

اپنے قول و فعل سے کسی کو تکلیف پہونچانے بغیر رہنے کی کوشش کیجئے۔ اپنے احساسات بیان کیجئے۔



حمد

اے دین اور دُنیا کے مالک
 راجا اور پَرِجا کے مالک
 بے پَر اور پَردار کے مالک
 اے سارے سَنسار کے مالک
 اے اندھوں کی آنکھ کے تارے
 اے لنگڑے لُولوں کے سہارے
 سب سے انوکھے سب سے نرالے
 آنکھ سے اوجھل دل کے اجالے
 ناؤں جہاں کی کھینے والے
 دکھ میں تسلی دینے والے
 تو ہے اکیلوں کا رکھوالا
 تو ہے اندھیرے گھر کا اجالا
 خاک سے تو نے بیج اگانے
 پھر پودے پروان چڑھانے
 جگنو کو بجلی کی چمک دی
 ذرے کو کندن کی دمک دی
 بے آسوں کی آس ہے تو ہی
 سوتے جاگتے پاس ہے تو ہی

حمد

سب تعریفیں تجھے ہیں زیبا یا اللہ
 رب ہے تو ساری دنیا کا یا اللہ
 تو ہی رحمن اور ہے تو ہی رحیم
 مالک ہے تو روز جزا کا یا اللہ
 یارب ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
 صرف تجھے کرتے ہیں سجدہ یا اللہ
 صرف تجھی سے طالب ہیں امداد کے ہم
 تجھ سے امیدیں ہیں وابستہ یا اللہ
 چلیں بھلائی کی راہوں پر ہم یا رب
 دکھلا ہم کو سیدھا رستہ یا اللہ
 رستہ ان کا جن پہ کیا ہے تو نے کرم
 اس رستے پر ہمیں چلانا یا اللہ
 ان لوگوں کی راہ جو ہیں مغضوب ترے
 ان راہوں سے ہمیں بچانا یا اللہ

حمد

سب سے اعلیٰ اللہ ہے	سب کا مولیٰ اللہ ہے
دانا بینا اللہ ہے	زندہ گویا اللہ ہے
سب کو پیدا اس نے کیا	قدرت والا اللہ ہے
سب کی دعائیں سنتا ہے	رحمت والا اللہ ہے
کون ہے میرا اس کے سوا	میرا سہارا اللہ ہے

(محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت)

احادیث

حدیث نمبر ۱۔

ترجمہ: اپنے منہ کو ہمیشہ صاف رکھا کرو۔

خلاصہ: جسمانی صفائی میں خصوصیت کے ساتھ منہ کی صفائی ضروری ہے۔ منہ کی صفائی سے مراد دانت، آنکھ، کان، ناک کی صفائی جن کا راست تعلق حواسِ خمسہ سے ہے۔ جس ہر انسانی زندگی کا دار و مدار ہے۔ بالخصوص منہ اور دانت کی صفائی انسان کو معدہ بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ زبان کے ذریعہ سے تسبیح، تہلیل، دعا، مناجات، ذکر، تلاوت جیسی عبادات کی جاتی ہیں، اس لئے بھی منہ کو گندگیوں سے پاک و صاف رکھنا چاہیے۔

حدیث نمبر ۲۔

ترجمہ: بات کرنے پہلے سلام کیا کرو۔ (ترمذی)

خلاصہ: سلام ایک دعا بھی ہے اور خلوص و محبت کے اظہار کا ذریعہ بھی۔ سلام جہاں ایک طرف دعا ہے تو وہیں دوسری طرف دوسروں کی سلامتی اور بھلائی طلب کرنے کا مظہر ہے۔ اسی لیے ملاقات باہمی میں دوسری باتوں سے قطع نظر سلام ہی کو مقدم قرار دیا گیا۔

حدیث نمبر ۲۔

ترجمہ: جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (ترمذی)

خلاصہ: دوسروں کے تعلق سے کچھ کہنے سننے میں احتیاط برتنی چاہیے۔ ورنہ خواہ مخواہ بات بڑھ جاتی ہے۔ جس سے سوائے پریشانی کے کچھ حاصل نہیں اور بیٹھے بٹھائے مصیبت لینا کوئی عقل مند ہی نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ احتیاط اور خاموشی میں نجات اور عافیت ہے۔

حدیث نمبر ۴

ترجمہ: کسی پر غصہ مت کرو۔ (مسلم)

خلاصہ: غصہ ہر چند ایک بری چیز ہے۔ غصہ کا اعتدال بقدر ضرورت تنبیہ کے لیے مناسب ہے۔ مثلاً استاد کا غصہ شاگردوں پر، ماں باپ کا غصہ بچوں پر، سرپرستوں کا غصہ اپنے ماتحتوں پر جو کہ اصلاح اور تربیت کے لیے ہو درست ہے۔ زیادہ غصہ کی حالت میں آدمی اکثر اپنے آپ سے باہر ہو جاتا ہے اور اس سے غیر متوقع حرکات بھی سرزد ہوتی ہیں۔ جس سے نقصان کا احتمال بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے غصہ سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

حدیث نمبر ۵

ترجمہ: دین خیر خواہی اور بھلائی کا نام ہے۔ (بخاری اور مسلم)

خلاصہ: دین کے معنی مذہب ہے۔ اور دنیا کا کوئی بھی مذہب نفرت اور دشمنی کی تعلیم نہیں دیتا۔ خصوصاً اسلام اخوت، بھلائی، بھائی چارگی اور خیر خواہی کی تعلیم دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۶

ترجمہ: امانت داری عزت کا سبب ہے۔

خلاصہ: امانت و دیانت انسانی شرافت کا ثبوت ہے۔ جو چیز جس حالت میں بطور امانت رکھی جائے اسے بکنسہ لوٹانے کا نام امانت ہے۔ امانت میں خیانت غیر شریفانہ فعل ہے۔ جس سے آدمی کا وقار گر پڑتا ہے۔ اور لوگوں میں بے اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے۔ امانت کی حفاظت میں مال کی، علمی دیانت کی، مجالس میں سنی گئی باتیں اور لوگوں کے راز کی حفاظت بھی داخل ہے۔ امانت داری ایک ایسا وصف ہے جو انسان کی نیک نامی کو اجاگر کرتا ہے۔

حدیث نمبر۔ ۷

ترجمہ: وعدہ قرض کے برابر ہے۔ (جس کا پورا کرنا ضروری ہے) (ابونعیم)

خلاصہ: جس طرح قرض کی ادائیگی ضروری ہے اس طرح وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ ادائیگی قرض میں ٹال مٹول اور وعدہ کی خلاف ورزی غیر اخلاقی عمل ہے۔ وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر۔ ۸

ترجمہ: غیرت مندی ایمان کا جز ہے۔ (بہقی)

خلاصہ: غیرت ایک ایسا جذبہ ہے جس کا راست تعلق ضمیر کی پاکیزگی سے ہے۔ غیرت مندا آدمی ہمیشہ اصول کا پابند ہوتا ہے۔ اور اس میں اخلاقی جرات بھی ہوتی ہے۔ غیرت مند حق گوئی میں تاثر برداشت نہیں کرتا۔ حق گوئی اس کی حق شناسی کو ظاہر کرتی ہے جو کہ ایماندار کا وصف ہے۔

حدیث نمبر۔ ۹

ترجمہ: شرم و حیا ایمان کا جز ہے۔ (مسلم)

خلاصہ: شرم و حیا ایک انسانی زیور ہے۔ اس سے آراستگی انسانیت کے حسن کو نکھارتی ہے۔ حیا دار آدمی فطرتاً محتاط ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ غلط روی سے محفوظ رہتا ہے اور ایسا آدمی عام لوگوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ سلامت روی اور نیکو کاری شرم و حیا ہی کا نتیجہ ہے۔ جو ایمان کا جز ہے۔

حدیث نمبر۔ ۱۰

ترجمہ: روٹی کی عزت کرو (حاکم)

خلاصہ: رزق دراصل ایک عظیم نعمت خداوندی ہے۔ خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا، نعمتوں میں اضافہ کا اور روزی میں وسعت کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح ناشکری نعمتوں کو اور رزق کو گھٹاتی ہے۔ اور آدمی سرفرازی سے محروم ہو جاتا ہے۔ کھانے کے لیے ملنے والی ہر حلال اور طیب چیزوں کی قدر کرنی چاہیے۔

نظمیں

حروف تہجی پر مشتمل نظمیں

شاعر: محمد افتخار الدین شاد

ب

بات بات پر لڑنا نہیں
بات غلط تم کرنا نہیں
بات کہو تو سچ ہی کہو
جھوٹ کبھی تم کہنا نہیں

ت

تتلی پیاری لگتی ہے
سندر نیاری لگتی ہے
پھولوں پر منڈلاتی ہے
سب کا دل بھاتی ہے

چ

چوری چغلی کام بُرا ہے
ان سب کا انجام بُرا ہے
چوری ہو یا چغلی ہو
ان سب سے تم دور رہو

الف (ا)

الف سے اللہ اللہ ہے
اللہ سب سے اعلیٰ ہے
راجا ہو یا رنگ سبھی کا
پالنے والا اللہ ہے

پ

پل پل ذکر خدا کرو
پڑھو نمازیں دعا کرو
پڑھ لکھ کر اس دینا میں
شان سے تم جیا کرو

ج

جنت اگر تم پانا چاہو
جگ سے تم دل نہ لگاؤ
جگ سے جو بھی دل کو لگاے
جنت اس کے ہاتھ نہ آے

ح

حمد خدا کی بیان کرو
 حق بات ہمیشہ کیا کرو
 حق کی خاطر لڑا کرو
 حق کی خاطر ڈٹا کرو

کٹ کٹ کرتی آئی مرغی
 اپنی فوج کو لائی مرغی
 فوج میں اس کے سارے بچے
 ننھے منے پیارے پیارے
 ایک تھا تیرا ایک بیٹر
 لڑنے میں تھے دونوں شیر
 لڑتے لڑتے ہو گئی گم
 ایک کی چونچ اور ایک کی دم

مونو، بلی چھوٹی سی
 چھوٹی سی پر موٹی سی
 مونو، سے ہم کھیلیں گے
 گود میں اس کو لے لیں گے

(2) جاگ اٹھو

صبح ہوئی تو چڑیا جاگی
 چڑیا بولی چوں چوں چوں
 میں جاگ اٹھی

صبح ہوئی تو مرغا جاگا
مرغا بولا ککڑوں کوں

میں جاگ اٹھا

صبح ہوئی تو امی جاگیں
امی بولے جاگ اٹھو

جاگو مئے جاگ اٹھو

جاگو مئی جاگ اٹھو

جاگ اٹھو اور کلمہ پڑھ لو

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(3) گپ شپ

مرغی کے سونے کے گہنے	بطخ نے شادی پر پہنے
ہاتھی نے وہ ناچ دکھایا	جو سب لنگوروں کو بھایا
بلبل نے جو کھیر پکائی	سب چڑیوں نے مل کر کھائی
بلی نے جس شیر کو پکڑا	گیدڑ نے چیتے کو جکڑا
مور کے پاس تھے گرم پکوڑے	سب بگلے کھانے کو دوڑے
کوے نے کی کائیں کائیں	مینڈک بولا مل کر کھائیں
کول بولی میری سہیلی!	بوجھو میری ایک پہیلی
چڑیا گھر کا مرغا بولا!	ریچھ کا رسہ کس نے کھولا
چھھر گانا گاتے آے	کچھوے ڈھول بجاتے آے
شیر یہ پنجرے میں لکارا	”کس ظالم نے ہمیں پکارا“

(4) چندا ماما

چندا ماما کہتا ہے کہہ کر پھر وہ ہنستا ہے
 منا دیکھو روتا ہے روتا ہے چپ ہوتا ہے
 سونے کی تھالی میں یہ دودھ اور چاول کھائے گا
 موٹر پر اپنی چڑھ کے چندا نگری جائے گا
 ٹائر گیا پھٹ منا گیا الٹ

(5) چیونٹی

ننھی منی جان ہے چیونٹی قدرت کی شان ہے چیونٹی
 اپنی دھن میں چلتی جائے چلائے نہ شور مچائے
 اک لائن سے آتی جاتی ہے اک دو بجے کا ہاتھ بٹاتی ہے
 محنت سے کب گھبراتی ہے دن بھر چلتی جاتی ہے
 اس کی چال سپاہی والی اس کس کھال سیاہی والی
 اپنی دھن کی پکی چیونٹی ویسے چھوٹی بچی چیونٹی

(حیدر بیابانی)

(6) آنکھ مچولی

شام ہوئی اب سورج ڈوبا دھیرے دھیرے چھایا اندھیرا
 کام نہیں کچھ گھر کا باقی اماں نے بھی دے دی چھٹی
 کھیل رہی ہے لڑکی بالی نازکی پالی راج دلاری
 باجی زمزم آو ہم بھی مل کر کھیلیں آنکھ مچولی

رحمت، برکت تم بھی آو	شکو کو بھی پاس بلاو
آنکھیں میچو حسنی اپنی	چھپتے ہیں ہم جا کر جلدی
پچھے پچھے تم بھی آنا	ایک کسی کو ہاتھ لگانا
ہاتھ لگانا نام بتانا	لیکن دیکھو جھوٹ نہ کہنا
جھوٹ ہے ایسی سخت بُرائی	جھوٹ سے ہے ناراض خدا بھی

(7) وقت کی قدر کرو

آندھی آے پانی برسے	وقت سے پہلے پہنچو مدرسہ
وقت کی جتنی قدر کرو گے	اتنے ہی تم برے بنو گے
وقت کی دولت جس نے گنوائی	اس نے عزت کہیں نہ پائی
اس دولت کو کبھی نہ کھونا	کھو دو گے تو پڑے گا رونا
بارش ہو یا سردی گرمی	تنگی ہو یا سختی نرمی
وقت پر ہر ایک کام کرو تم	پیدا اچھا نام کرو

(8) بارش آئی

بارش	آئی	کول	گاہ
نھا	مینڈک	شور	مچاے
باغ	میں	اڑتا	جاے
مور	انوکھا	ناچ	دکھائے
جھینگر	میٹھا	راگ	سنائے

کھلاے	پھول	نے	رت	برکھا
اڑاے	ہوا	خوشبو	سے	پھول
نہاے	خوب	نخعی		پیاری
گاے	کوئل	آے		بارش

(عادل اسیر دہلوی)

(9) آو پچو سنو کہانی

بجاتا	راجا	بین	ایک	تھا	راجا	ایک	تھا	رانی
ہلاے	چونچ	بیٹھا	رانی	پیٹھی	گانا	گاے		
لپچایا	بھی	کا	نوکر	حلوہ	لے	کر	آیا	
مچاتا	شور	جاے	راجا	بین	بجاتا	جاے		
کھاتا	حلوہ	جاے	طوطا	حلوہ	کھاتا	جاے		

(10) پھول

پھول	کھلے	ہیں	پیارے	پیارے
رنگ	برنگے	کتنے	پیارے	تھے
بگیا	کی	آنکھوں	کے	تارے
گیندا	سورج	مکھی	الہیلی	موتیا
جھوم	رہی	ہے	بھنوروں	کی
			ٹولی	چولی

(کیدار ناتھ کوئل)

کہانیاں

(1) اللہ تعالیٰ

بچو! اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ نہ اس کو کسی نے پیدا کیا نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے۔ اسی نے ہم کو پیدا کیا وہی ہم کو موت دے گا۔ پھر وہی دوبارہ قیامت میں ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ وہی ہم کو کھلانے کے لیے ہر قسم کے اناج، پھل، ترکاریاں پیدا کرتا ہے۔ وہی پانی برساتا ہے۔ وہی ہمارے تمام کام بناتا ہے۔ وہی ہمارا مالک ہے۔ وہی ہمارا رازق ہے۔ صحت اور بیماری، خوشی اور غم، کامیابی اور ناکامی، عزت اور ذلت سب اسی کے حکم سے ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے نبی اور پیغمبر بھیجے۔ ان میں سے بعض پیغمبروں پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ہر نبی نے اللہ کی بڑائی اور قدرت کو سمجھاتے ہوئے اللہ کے احکام پر زندگی گزارنے کی تعلیم اور ترغیب دی۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ تمام نبیوں کے امام ہیں اور آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی اس دنیا میں آنے والے نہیں ہیں۔ آپ پر اتنی ہوئی کتاب یعنی قرآن میں تمام انسانوں کی رہبری اور ہدایت کا سامان ہے۔ جس نے اس دنیا میں اللہ کے احکامات اور حضور ﷺ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق زندگی گزاری ہوگی وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگا۔

(2) استاد کا ادب

ہارون رشید ایک مشہور بادشاہ گذرا ہے۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام امین اور دوسرے کا نام مامون

تھا۔

ایک دن کی بات ہے دونوں لڑکے اپنے استاد کے پاس پڑھ رہے تھے۔ اتفاق سے استاد کو کسی کام کے لیے اٹھنا پڑا۔ استاد ابھی تیار ہو کر چلنے والے ہی تھے کہ ان کی جوتیاں سیدھی کرنے کے لیے دونوں لڑکے دوڑ پڑے۔ جوتیوں کے پاس پہنچ کر دونوں لڑنے لگے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ استاد کی جوتیاں میں سیدھی کروں۔ آخر استاد نے یہ کہا کہ جھگڑا چکا دیا کہ ایک لڑکا ایک جوتی سیدھی کرے دوسرا لڑکا دوسری جوتی۔ دونوں نے جوتیاں سیدھی کر کے رکھیں اور استاد پہن کر باہر گئے۔

ہارون رشید کو جب اس کی خبر ملی تو وہ بہت خوش ہوا۔ دونوں کو بلا کر بہت انعام دیا۔ بڑے ہو کر یہی دونوں لڑکے بادشاہ ہوئے۔

(3) بندر اور دو بلیاں

دو بلیاں تھیں۔ ایک دن انھیں ایک روٹی ملی۔ اس روٹی کو لے کر دونوں یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگی کہ یہ میری ہے یہ میری ہے۔ اس منظر کو ایک ہوشیار بندر دور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ ان دونوں کے قریب آیا اور کہا کہ آپس میں مت لڑیے۔ روٹی مجھے دیجئے میں اسے تم دونوں زولایا۔ روٹی کے دو حصے کر کے دونوں پلڑوں میں ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ اور تولنے لگا۔ تولنے کے بعد اس نے کہا کہ ایک پلڑے کا وزن زیادہ دکھائی رہا ہے۔ اور اس میں سے کچھ روٹی توڑ کر کھالی۔ اسی طری بار بار تولتے جاتا اور کبھی یہ کہتا کہ ادھر زیادہ ہے کبھی یہ کہتا کہ ادھر زیادہ ہے۔ اور ہر طرف وزن برابر کرنے کے بہانے روٹی توڑتا اور کھا جاتا۔ اس طرح کرتے آہستہ آہستہ تمام روٹی توڑتے ہوئے کھا کر ختم کر ڈالی۔ دونوں بلیاں اس انتظار میں تھیں کہ انھیں روٹی اب ملے گی کہ تب۔ لیکن ان کا انتظار بے کار ہی ثابت ہوا۔ وہ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئیں۔ اور انھیں یہ احساس ہوا کہ اگر ہم خود آپس میں لڑے جھگڑے بغیر روٹی تقسیم کر لیتے تو شاید اچھا ہوتا اور یہ نوبت نہ آتی۔

(4) چیونٹی اور کبوتر

کسی دریا کے کنارے ایک پیپل کا درخت تھا۔ ایک کبوتر اس درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ کبوتر کی نظر سامنے دریا کے بہتے ہوئے پانی پڑی جس کی سطح پر ایک چیونٹی پانی سے باہر آنے کی کوشش میں تھی۔ کبوتر نے چیونٹی کو پانی سے باہر نکالنے کے لیے فوراً ایک پتہ لیا اور چیونٹی کے قریب پانی کی سطح پر لے جا کر اسے چھوڑ آیا۔ چیونٹی اس پتے پر سوار ہو گئی اور آسانی کے ساتھ پانی سے باہر نکل پڑی۔ مصیبت کے وقت کام آنے والے کبوتر کے اس برتاؤ کو چیونٹی نے یاد رکھا۔

چند دنوں کے گزرنے کے بعد ایک مرتبہ چیونٹی اپنی غذا کی تلاش میں جا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک شکاری تیر اور کمان لیے کبوتر پر نشانہ سادھ رہا تھا۔ چیونٹی رینگتے ہوئے شکاری کے قریب گئی اور جیسے ہی شکاری نے تیر کو کمان سے چھوڑا چیونٹی نے اس کے پیر پر کاٹ دیا۔ جس سے اس کا نشانہ چوک گیا۔ اور کبوتر بھی شکاری کا شکار ہونے سے بچ گیا۔ اور کبوتر دوبارہ شکاری کے شکار ہونے سے پہلے ہی وہاں سے اڑ گیا۔ اس طرح کبوتر کی مصیبت دور کرنے میں چیونٹی نے بھی اپنا چھوٹا سا کردار ادا کیا۔

(5) گائے اور شیر

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک گائے جنگل میں گھاس چر رہی تھی کہ ایک شیر دھاڑتے ہوئے ادھر نکل آیا۔ شیر کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر گائے خوف زدہ ہو گئی اور شیر سے التجا کرنے لگی کہ اے جنگل کے بادشاہ تو مجھے اپنا نوالہ نہ بنا۔ گائے کی بات سن کر شیر نے کہا کہ مجھے بہت زور کی بھوک لگی ہے۔ اگر میں تجھے اپنا نوالہ نہ بناؤں تو پھر کیا کروں۔ تجھے چھوڑ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کہتے ہوئے شیر گائے کو ختم کرنے اور اسے کھانے کے ارادے سے آگے بڑھنے لگا۔ وہ کیا دیکھتا ہے کہ گائے کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے ہیں۔ اس نے گائے سے رونے کی وجہ پوچھی تو گائے نے کہا کہ تین دن پہلے میں نے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ وہ شاید بھوکا ہوگا اور میرے انتظار میں ہوگا۔ اگر میں یہاں سے نہ جاؤں تو وہ بھوک سے بے حال ہو جائے گا۔ اگر تم مجھے کھانا ہی چاہتے ہو تو مجھے تھوڑا موقع

دو۔ میں اپنے گھر جاؤں گی اور اپنے بچے کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ گائے کی اس پوری بات کو سن کر شیر نے کہا کہ میں کسی پر بھروسہ نہیں کرتا لیکن جب تو بچے کی بھوک مٹانے کی بات کہہ رہی ہے تو میں تجھے موقع ضرور دوں گا۔ لیکن یاد رہے تاخیر نہ ہونے پائے۔

شیر کے پاس سے موقع ملتے ہی گائے بھاگتے ہوئے اپنے بچے کے پاس گئی اسے دودھ پلایا۔ اسے پیار کیا۔ نصیحت کی۔ قریب میں موجود دوسرے گایوں کو بلایا۔ اپنی اور شیر کی ملاقات اور دونوں کے درمیان ہوئی گفتگو سے ان کو واقف کراتے ہوئے ان سے کہا کہ میں شیر سے واپس آنے کا وعدہ کر کے آئی ہوں۔ میرا جانا ضروری ہے۔ اس لیے میں اپنے بچے کو تمہارے حوالے کر رہی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے شیر کے پاس پہنچ گئی۔ گائے کے دوبارہ پلٹ کر آنے اور اپنی بات پر قائم رہنے کو دیکھ کر شیر کو تعجب ہوا۔ اور وہ کہنے لگا کہ تم عظیم ہو تم نے اپنے وعدہ کو پورا کرنے میں اپنی جان کی بھی پروا نہیں کی۔ تم کو اپنا نوالہ بنا لینا بہت بڑا گناہ ہوگا۔ جاؤ تم اپنے بچے کے پاس جاؤ۔ اس کا خیال رکھو۔ اور خوشی خوشی اپنی زندگی بسر کرو۔

گائے شیر کو دعائیں دیتے ہوئے چلی گئی۔

کبھی ہوئی بات پر عمل کرنے سے وعدے کو پورا کرنے سے ہماری قدر میں اضافہ ہوگا۔

(6) گھوڑا اور گدھا

ایک آدمی کے پاس ایک گھوڑا اور گدھا تھا۔ وہ ان دونوں کو بازار لے جا رہا تھا۔ آدمی نے اپنا سامان گدھے پر لاد رکھا تھا۔ گھوڑا غرور سے اڑتا ہوا چل رہا تھا۔ گدھا بے چارہ بھاری بوجھ کے نیچے دبا جا رہا تھا۔ اسے دو قدم چلنا دو بھر ہو گیا تھا۔ آخر اس نے گھوڑے سے کہا، بھائی گھوڑے تھوڑا سا بوجھ تم لے لو میں اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ گھوڑے نے منہ پھیر کر جواب دیا۔ میں کیوں لوں؟ مجھے تیری اور تیرے بوجھ کی کیا پروا ہے؟ خبردار جو پھر کبھی مجھ سے بوجھ بانٹنے کو کہا۔ گدھا خاموش ہو گیا۔ ابھی وہ تھوڑی دور گئے ہی تھے کہ گدھا تھک کر گر پڑا۔ یہ دیکھ کر مالک نے گدھے کا سارا بوجھ اتار کر گھوڑے پر لاد دیا۔ اب گھوڑے سے چلنا نہیں جا رہا تھا۔ اس نے بہت ہاتھ

پاؤں مارے مگر مالک کے ڈنڈے کے آگے اس کی ایک نہ چل سکی۔ مجبور ہو کر اسے سارا بوجھ بازار تک لے جانا پڑا۔ راستے میں گدھے نے گھوڑے سے کہا بھائی اگر تم پہلے ہی تھوڑا سا بوجھ لے لیتے تو سارا بوجھ لے کر کیوں چلنا پڑتا۔ گھوڑے نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو مصیبت میں دیکھ کر بجائے ان کی مدد کرنے خوش ہوتے ہیں۔ اور جب خود کسی مصیبت میں پڑتے ہیں تو دوسروں سے مدد کی توقع رکھتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ کسی کو بھی مصیبت میں یا پریشانی میں دیکھیں تو جتنا ہم سے ہو سکتا ہو مدد کے لیے آگے آئیں۔

(6) سادہ زندگی

بچو! حضرت عمر بن عبدالعزیز مسلمانوں کے مشہور خلیفہ گذرے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے یہاں ایک مہمان آیا۔ اس وقت آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ چراغ میں تیل کم ہونے کی وجہ سے وہ گل ہونے کے قریب تھا۔ مہمان نے آپ سے کہا کہ اگر آپ کہہ دیں تو میں اس میں تیل ڈال کر اسے درست کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ مہمان سے خدمت لینا ٹھیک نہیں ہے۔ مہمان نے کہا تو پھر میں خادم کو جگا دوں تا کہ وہ اس چراغ کو درست کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ خادم ابھی ابھی سویا ہے۔ یہ کہہ کر آپ خود اٹھے اور چراغ گل کیا، اس میں تیل بھرا اور پھر سے چراغ روشن کر دیا۔ مہمان نے کہا اے امیر المومنین اس کام کے لیے آپ نے ہی تکلیف فرمائی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا ”جب میں چراغ میں تیل ڈال رہا تھا تب بھی عمر ہی تھا اور اب بھی عمر ہی ہوں“۔

اس واقعہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ گھر کے کام کاج کرنے کو ہلکا نہیں سمجھنا چاہیے۔

(7) ہمارے محافظ

شازیہ جماعت اول کی طالبہ ہے۔ وہ اپنے مکان کے قریب واقع ایک سرکاری مدرسہ میں پڑھا کرتی تھی۔ ایک دن شام میں جب وہ مدرسہ سے آئی تو سر میں درد ہو رہا ہے کہہ کر سو گئی۔ اپنے والد عمران کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ مدرسہ میں کھیل کر آئی ہے۔ مدرسہ کے میدان میں چونکہ سایہ دار درخت نہیں ہے۔ اسی لیے مجھے اور میرے ساتھیوں کو دھوپ میں کھیلنا پڑا۔ شاید اسی وجہ سے میرے سر میں درد شروع ہو گیا۔ شازیہ کے والد عمران نے مدرسہ میں سایہ دار درختوں کی عدم موجودگی، دھوپ میں کھیلنے کی وجہ سے بچوں کو ہونی والی تکلیف کے بارے میں کافی دیر تک سوچتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے کہ مجھے درختوں کو اگانے کی مہم چلانی چاہیے۔ عمران جن کا تعلق ریاست تلنگانہ کے ضلع کھمم سے تھا، نے فیصلہ کر لیا کہ میں بذات خود ایک کروڑ یعنی سو لاکھ درخت لگاؤں گا۔

اپنے ارادہ کو علمی جامہ پہنانے کے لیے عمران نے فوراً پودے لیتے ہوئے اپنے ہی ضلع کے مدارس میں اسے تقسیم کیا۔ اور طلبہ کے ذریعہ انہیں اگانے کی مہم کا آغاز کیا۔ عمران نے طلبہ کو پودے لگانے کی ضرورت اور اہمیت سے بھی واقف کروایا۔ اس نے طلبہ سے کہا کہ ہمیں نہ صرف پودوں کو اگانا چاہیے بلکہ انہی روزانہ پانی بھی دینا چاہیے۔ ہمیں ان کی دیکھ بھال بھی کرنی چاہیے۔

عمران کی یہ کوشش رنگ لائی۔ اب ضلع بھر میں لاکھوں کے قریب درخت ہیں۔ عمران کی اس سعی کو اور شجر کاری مہم چلانے کو کام کرنے کے جذبہ کو سراہتے ہوئے ضلعی عہدیداروں نے ماحول کے تحفظ اور اس سے متعلقہ کام کی نگرانی کی اہم ترین ذمہ داری اس کے سپرد کی۔

(8) ایک غریب عورت کے اخلاق

بڑودا کہ ایک رئیس کو صدقات کرنے، غریبوں میں اناج، مٹھائی، کپڑوں کی تقسیم کا شوق تھا۔ ان چیزوں کی تقسیم کے ساتھ ساتھ چھوٹے بچوں میں بھی وہ شیرینی یا گڑ تقسیم کیا کرتا تھا۔ اپنے تقسیم کے کام کو انجام دیتے ہوئے

وہ گجرات کے ای موضع میں پہنچا۔ اس کے ساتھ جو افراد تھے وہ شیرینی تقسیم کر رہے تھے۔ اس موضع کے بچے خوشی خوشی اس کا لینے کی کوشش میں تھے۔ لیکن ایک لڑکی نہ کھیل کود میں حصہ لے رہی تھی اور نہ ہی شیرینی کے لینے میں اس کو کوئی دلچسپی تھی۔ لڑکی کا یہ طرز عمل رئیس کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ رئیس اس کے قریب گیا۔ اور شیرینی لینے کے کہا۔ لڑکی نے اس سے انکار کر دیا۔ رئیس کے وجہ دریافت کرنے پر لڑکی نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے بغیر محنت کے ملنے والی چیزوں کو لینے سے منع کیا ہے۔

بڑودا کہ اس رئیس نے لڑکی کے گھر چلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لڑکی اس رئیس کو اپنے گھر لے گئی۔ وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس لڑکی کا گھر ایک چھوٹی سی جھونپڑی تھی۔ جس میں نہ ہی سہولتیں تھیں نہ ہی سامان زندگی۔ انتہائی غربت کے ساتھ وہ اور اس کی ماں اس میں زندگی گزار رہے تھے۔ اس لڑکی کی ماں پڑھی لکھی نہیں تھی۔ لیکن وہ اپنی لڑکی کو تعلیم دلوار ہی تھی۔ اس کے شوہر کی چند روز پہلے ہی اچانک وفات ہو گئی تھی۔ ورثہ میں ایک عدد بیل کا جوڑا اس کے حصہ میں آیا تھا۔ اس کا شوہر اس سے کہا کرتا تھا کہ جو سامان زندگی اپنے پاس موجود ہے اسی میں زندگی گزارنی چاہیے۔ دوسروں کی چیزوں پر دوسروں کے مال و دولت پر لپچائی ہوئی نگاہیں نہیں ڈالنی چاہیے۔

اس خاتون نے مزید یہ بھی کہا کہ میں نے میرے شوہر کے چھوڑے ہوئے ورثہ یعنی بیل کے جوڑے کو فروخت کر کے اس سے حاصل شدہ رقم سے گاؤں کے باہر ایک کنواں کھدوایا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے اس کی روح کو سکون ملے۔ گاؤں کے لوگ اور اس راستہ سے گزرنے والے مسافر اس کنویں کے پانی کو استعمال کر رہے ہیں جسے دیکھ کر مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے۔

کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے والی اس خاتون کی سوچ، فکر اور طرز عمل نے رئیس کو کافی حد تک متاثر کیا۔

9 عقل مند کچھوا

ایک زمانے کی بات ہے ایک ندی میں چند کچھوے مل جل کر رہا کرتے تھے۔ ان میں ایک عمر رسیدہ اور ضعیف کچھوا بھی تھا۔ ایک چیل روزانہ آیا کرتی اور ان کچھووں کو اپنا نشانہ بناتی۔ اور انہیں اٹھالے جاتی۔

ضعیف کچھوے کو چیل کا روزانہ آنا، کچھووں کو اٹھا کر لے جانا گراں گذرا۔ اور اس نے سوچا کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو آہستہ آہستہ تمام کچھوے تم ہو جائیں گے۔ اس مسئلہ کا کچھ نہ کچھ حل نکالنا چاہیے۔ کافی دیر غور و خوص کے بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے تمام کچھووں کو جمع کیا۔ اور کہا کہ اگر تم سب میری بات سنو گے اور مانو گے تو ہمیں اس پریشانی سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ اور ہم چیل کے شکار ہونے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ کل چیل کے آنے کے وقت تم تمام چھپ جاؤ میں چیل سے بات کروں گا۔ تمام کچھووں نے ضعیف کچھوے کی بات کو قبول کر لیا۔

دوسرے دن جب چیل آئی تو صرف ایک ہی کچھوہ اسے ندی کنارے نظر آیا۔ کچھوہ چیل سے مخاطب ہوا اور کہا کہ میرے تمام ساتھی تیرا شکار اور تیرا نوالہ بن چکے۔ صرف میں اکیلا ہی بچا ہوں۔ میں تم سے ایک شرط لگانا چاہتا ہوں، اگر میں شرط ہار جاؤں تو تم مجھے کھا لینا۔ اور اگر تم ہار گئے تو پھر تم ندی کی طرف نہیں بھٹکو گے۔ چیل نے پوچھا کہ بتا تو سہی شرط کیا ہے۔

کچھوے نے کہا کہ دوڑ لگانا، وقت مقررہ پر اس کا آغاز ہوگا میں ندی میں تیروں گا اور تم ہو میں اڑو گے۔ جو پہلے تھک جائے گا وہ ہارنے والوں میں شمار کیا جائے گا۔

چیل نے فخریہ طور پر کہا کہ مجھے یہ شرط قبول ہے۔ کل صبح مقابلے کے لیے تیار رہنا۔ چیل کے جانے کے بعد ضعیف کچھوے نے بقیہ تمام کچھووں سے کہا کہ کل صبح چیل کے آنے سے پہلے تم تمام لوگ تھوڑی تھوڑی دور کے فاصلہ پر پانی میں چھپ جاؤ۔ مقابلہ شروع ہوتے ہی ایک کے بعد پانی کی سطح پر آ کر تیرنا۔

دوسرے دن مقابلہ کا آغاز ہوا۔ چیل کتنی ہی تیز کیوں نہ اڑے اسے کچھوہ ہی آگے نظر آتا۔ آخر کار اڑتے اڑتے چیل تھک گئی۔ اور ایک درخت کی شاخ پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے بعد وہ ضعیف کچھوے کے پاس آئی اور اپنی ہار کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ کل سے میں اس ندی کی طرف نہیں آؤں گی۔

(10) کونسا انار میٹھا ہے؟

ابراہیم بن ادھم بہت مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ آپ ایک بڑی سلطنت کے مالک تھے۔ اللہ کی محبت میں آپ نے سلطنت چھوڑ دی اور درویشی اختیار کی۔ حلال روزی کی تلاش میں اپنے وطن خراسان سے عراق گئے۔ وہاں سے طوس (خراسان میں ہی ایک مقام کا نام) تشریف لے گئے۔ اور وہاں ایک باغ میں مالی کا کام دس درہم کے عوض شروع کر دیا۔ ایک مدت گذرنے کے بعد باغ کا مالک آیا اور ابراہیم بن ادھم سے میٹھا انار توڑ کر لانے کی فرمائش کی۔ حضرت نے ایک اچھا خوش رنگ انار توڑ کر پیش کیا۔ مگر وہ کھٹا نکلا۔ مالک نے دوسرا انار لانے کے لیے کہا۔ آپ نے دوسرا انار پیش کیا۔ اتفاقاً وہ بھی کھٹا ہی نکلا۔ آخر مالک نے خفا ہو کر کہا کہ ”میٹھا انار کیوں نہیں لاتا“ آپ نے فرمایا کہ مجھے باغ میں پودوں کو پانی دینے اور ان کی دیکھ بھال کے لیے رکھا گیا ہے، میں انار کے اندر کا حال کیا جانوں کہ وہ کھٹا ہے کہ میٹھا۔ جب سے میں یہاں مالی کا کام کر رہا ہوں میں نے کسی بھی پھل کو نہیں کھایا۔ کیوں کہ اگر میں پھل کھا لوں تو یہ امانت میں خیانت ہوگی۔